عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۱۲تا۱۸ربیع الاول ۱۴۳۹ھ مطابق یکم تا ۷دسمبر ۲۰۱۷ء | شمارہ:۴۵

توہین رسالت قوانین منسوخ کرنے کا امریکی مطالبہ

آل پارٹیز کانفرنس الیکشن ایکٹ 2017ء اور ختم نبوت

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

وفاقی وزیر قانون کو فوراً برطرف کیا جائے

کراچی اور لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ آل پارٹیز کانفرنسوں کے مطالبات

موجودہ حالات اور اُمّتِ مُسلمہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.om

لاولد شوہر کا ترکہ کس کس کو ملے گا؟

س:......عرض یہ ہے کہ میرے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اڑتیس لاکھ مالیت کی عمارت چھوڑ گئے ہیں، ہماری کوئی اولاد نہیں ہے، انتقال کے وقت ان کے ایک بھائی زندہ تھے، جو اب وفات پا چکے ہیں، ان کی اولاد موجود ہے، اس کے علاوہ ان کی زندگی میں ان کے دو بھائی اور دو بہنیں انتقال کر گئے تھے، جن کی اولاد اس وقت موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ میرے شوہر کے ورثاء میں مندرجہ بالا حضرات میں سے کون کون شامل ہیں اور کس کو کتنا حصہ ملے گا۔

ج:......بصورت مسؤلہ سائلہ کے مرحوم شوہر کا کُل ترکہ چار حصوں میں تقسیم ہوگا، جس میں سے ایک حصہ مرحوم کی بیوہ کو ملے گا، جبکہ تین حصے اس بھائی کو ملیں گے جو آپ کے شوہر کے انتقال کے وقت موجود (زندہ) تھا، چونکہ اب آپ کے شوہر کے اس بھائی کا بھی انتقال ہوگیا ہے، لہٰذا ان کا حصہ ان کی زندہ اولاد کو دیا جائے گا۔ اگر مرحوم کا کُل ترکہ اڑتیس لاکھ روپے مالیت کا ہے تو اس میں سے نو لاکھ پچاس ہزار روپے بیوہ کو ملیں گے جبکہ اٹھائیس لاکھ پچاس ہزار روپے آپ کے مرحوم شوہر کے بھائی (یعنی ان کی اولاد وغیرہ) کو ملیں گے۔ واضح رہے کہ آپ کے شوہر مرحوم کی زندگی میں جن بہن بھائیوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کی اولاد بحیثیت شرعی وارث نہیں ہے اور نہ ہی شرعاً ان کو مطالبہ کرنے کا حق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وارثین میں مکان کی رقم کی تقسیم

س:......گزارش یہ ہے کہ وفات کے وقت میرے والد صاحب کی ملکیت میں ایک مکان تھا، اس کی مالیت ستر لاکھ روپے ہے۔ وارثین میں چار بھائی اور پانچ بہنیں اور ہماری والدہ ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ستر لاکھ کی رقم ہم سب میں کس طرح سے تقسیم ہوگی، آپ شرعی طور پر ہماری رہنمائی فرمائیں۔

ج:......مذکورہ رقم یعنی ستر لاکھ =/7000000 روپے میں سے مرحوم کی بیوہ کو =/875000 روپے جبکہ ہر ایک بیٹے کو 942307.69 روپے اور ہر ایک بیٹی کو 471153.85 روپے ملیں گے۔

داڑھی رکھنے والے کو مولانا یا مولوی کہنا

س:......آج کے دور میں اکثر مسلمان داڑھی تو رکھ لیتے ہیں مگر ان کا دین کی تعلیمات سے دور تک کا تعلق نہیں ہوتا اور ہمارے مسلمان بھائی سمیت اکثر لوگ انہیں مولانا صاحب یا مولوی صاحب کہہ کر پکارتے ہیں، اس طرح کچھ عاقبت نااندیش بھی ہوتے ہیں جو حلیہ مسلمانوں کی طرح بنا لیتے ہیں اور وہ نام کے مسلمان ہی ہوتے ہیں لوگ انہیں بھی مولوی یا مولانا صاحب پکارتے ہیں، جبکہ ایسے افراد انتہا پسندی کے کاموں میں حصہ لے کر مسلمانوں کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔

ج:......مولانا یا مولوی صاحب کا لفظ لغت کے اعتبار سے تو دوست، حبیب اور سردار کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن اصطلاح میں یہ لفظ کسی باقاعدہ عالم وفاضل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، بہرحال یہ عزت وتوقیر کا لفظ ہے تو اسی انسان پر بولا جائے جو علم وعمل اور شکل وشباہت کے اعتبار سے اس کا اہل ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆☆..............................☆☆

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

جلد:۳۶ ۱۲تا۱۸ربیع الاول ۱۴۳۹ھ مطابق یکم تا ۷دسمبر ۲۰۱۷ء شمارہ:۴۵

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

وفاقی وزیر قانون کو فوراً برطرف کیا جائے	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
موجودہ حالات اور امت مسلمہ	۸	مولانا محمد سلمان بجنوری
سیرت النبی ﷺ کی ایک جھلک (۲)	۱۰	مفتی صہیب احمد قاسمی
پیغمبر اسلام ﷺ کی حیات طیبہ (۲)	۱۳	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
قدیم عیسائی کلیسا کی بحالی کا فیصلہ	۱۶	رپورٹ: منصور عادل
توہین رسالت قوانین منسوخ کرنے کا امریکی مطالبہ	۱۷	مولانا محمد ازہر مدظلہ
تحفظ ختم نبوت تربیتی ورکشاپ	۱۹	حافظ قاضی محمد
خاندان قاسمی کا چراغ شب تاب	۲۱	مولانا ندیم الواجدی
ایک اور "مدنی" چراغ بجھ گیا!	۲۳	مولانا محمد نعمان ارمان مدنی
سکھر، لاڑکانہ اضلاع کا پانچ روزہ دورہ	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

مساجد، اذان، نماز، نوافل اور رات کا قیام

حدیث قدسی ۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے، اگر نماز درست نکلی تو نجات اور چھٹکارا ہو جائے گا اور اگر نماز میں خرابی نکلی تو ناکام اور نامراد ہوا، اگر بندے کے فرائض میں کچھ نقصان نکلا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا: دیکھو! اس کے کچھ نوافل ہیں پس فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کر دیا جائے گا، پھر اس کے تمام اعمال کے ساتھ اسی طرح کا سلوک ہوگا۔ (ابوداؤد، احمد)

بعض روایات میں نماز کے بعد زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے اور زکوٰۃ کے بعد فرمایا ہے پھر تمام اعمال کا اسی طرح جائزہ لیا جائے گا۔

حدیث قدسی ۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر رات کو ہمارا پروردگار جب ایک ثلث رات رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے تو میں اس کو عطا کروں، کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ (بخاری ومسلم)

مسلم شریف کی روایت میں اس قدر زائد ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے اور فرماتا ہے کوئی شخص ہے جو ایسے کو قرض دے جو نہ تو مفلس ہے اور نہ ظالم ہے۔ طلوع فجر یعنی پو پھٹنے تک یہی فرماتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزول کا یہ مطلب ہے کہ اس کی رحمت اپنے بندوں کی جانب متوجہ ہوتی ہے یا رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

حدیث قدسی ۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، ہمارا پروردگار آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو نماز کے لئے اپنے نرم بستر اور لحاف کو اور اپنی پسندیدہ بیوی اور بچوں کو کس طرح چھوڑ کر اٹھتا ہے اور اس کا یہ نماز کے لئے اٹھنا اس وجہ سے ہے کہ جو اجر وثواب میرے پاس ہے اس کی طمع رکھتا ہے اور جو عذاب میرے پاس ہے اس سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے۔ دوسرا شخص جس سے پروردگار خوش ہوتا ہے وہ ہے جو اپنے دشمن کے ساتھ جہاد کرنے نکلا لیکن کسی وجہ سے وہ اور اس کے ساتھی دشمن کے مقابلہ سے بھاگ نکلے بھاگتے ہوئے اس نے بھاگنے کے عذاب اور جنگ میں دوبارہ لوٹ کر جانے کے اجر وثواب پر غور کیا اور لوٹ گیا اور دشمن سے لڑنے لگا، یہاں تک کہ اس کا خون بہہ گیا، یعنی شہید ہو گیا تو اللہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو! میرے بندے کو میرے عذاب کے خوف اور ثواب کی امید پر پھر جنگ میں لوٹ آیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہہ گیا۔ (شرح السنہ)

نماز جمعہ

س:...... کیا شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں کو جمعہ کے دن سے متعلق کچھ آداب بھی بیان کئے ہیں؟

ج:...... جی ہاں! ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ جمعہ کی تیاری جمعرات کے دن سے کرے یعنی:

۵... جمعہ کے دن ممکن ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جائے روایات میں پیدل جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملنے کا ذکر ہے۔ (ترمذی، ج:۱، ص:۲۵۰)

۶... جمعہ کی نماز کے لئے جتنا جلدی ممکن ہو جامع مسجد پہنچے، اس لئے کہ جو شخص جتنی جلدی جائے گا اسی قدر اس کو ثواب ملے گا وغیرہ وغیرہ۔

س:...... کیا جمعہ کے دن شریعت نے کوئی خاص نماز بتلائی ہے؟

ج:...... جی ہاں! جمعہ کے دن بعض مخصوص شرائط کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمعہ کی نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے دن بعض لوگوں پر ظہر کے وقت ظہر کی نماز کے بجائے جمعہ کی نماز فرض ہے اور اسے ظہر کی نماز کے قائم مقام بھی کہا جا سکتا ہے۔ (واضح رہے کہ روزانہ ظہر کی نماز کے چار فرائض ہیں، جس میں باجماعت پڑھنے کی صورت میں بھی قرأت کے موقع پر خاموش قرأت کی جاتی ہے اور اگر ظہر کی نماز باجماعت نہ پڑھی جا سکے تو اکیلے پڑھنا لازم ہے جبکہ جمعہ کی نماز اکیلے پڑھی ہی نہیں جا سکتی اور باجماعت پڑھے جانے کی صورت میں صرف فرض کی دو ہی رکعات پڑھی جاتی ہیں، اس میں بھی قرأت بلند آواز سے کی جاتی ہے، نیز یہ کہ جمعہ کی نماز قضا ہو جانے کی صورت میں جمعہ کے دو فرض نہیں بلکہ ظہر کے چار فرائض قضا پڑھے جاتے ہیں)۔

س:... اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو شریعت اس کے متعلق کیا حکم لگاتی ہے؟

ج:...... جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا شریعت اسلامیہ سے نکل جاتا ہے اور بغیر کسی شرعی عذر کے اس نماز کا چھوڑنے والا اگر وہ فرضیت کا انکار نہیں کرتا تو وہ فاسق وفاجر کہلاتا ہے، نیز جو شخص بغیر کسی عذر کے یعنی سستی کرتے ہوئے تین جمعہ چھوڑ دے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ (ترمذی، ج:۱، ص:۲۵۲) نیز حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق مسلسل تین جمعہ چھوڑ دینے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہو۔ (شعب الایمان، ج:۳، ص:۱۰۳)

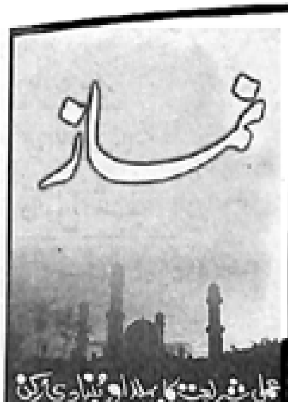

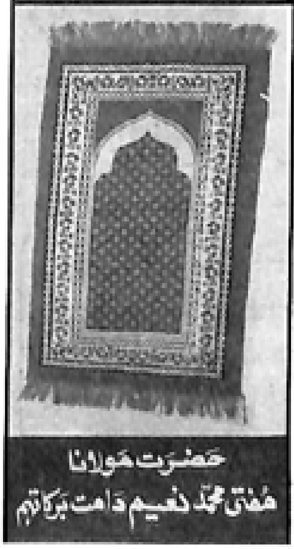

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

وفاقی وزیر قانون کو فوراً برطرف کیا جائے

آل پارٹیز کانفرنسوں کے مطالبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و سلام علی عبادہٖ الذین اصطفیٰ

گزشتہ کئی اداریوں میں ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین یہ پڑھ چکے ہیں کہ موجودہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے بڑی باریک بینی سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کئی قوانین کو بدلنے کی سازش کی جو پکڑی گئی اگرچہ قومی اسمبلی اور سینیٹ نے بالآخر اس کو ٹھیک کرلیا، لیکن مسلمانانِ پاکستان کا مطالبہ ہے کہ اس کو ظاہر کیا جائے کہ اس کے پیچھے کون تھا؟ یہی مطالبہ علامہ خادم حسین رضوی صاحب کا بھی ہے، جنہوں نے کئی روز سے اسلام آباد میں دھرنا دیا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور لاہور کے زیر اہتمام اے پی سی منعقد کی گئیں۔ اس کی روئیداد اور قراردادیں نذر قارئین ہیں:

''کراچی...... مختلف مذہبی اور سیاسی راہنماؤں نے انتخابی اصلاحات کے بل میں ختم نبوت کے حلف دیگر شقوں میں تبدیلی کے عمل کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس سازش میں ملوث عناصر کو بے نقاب کیا جائے اور آئندہ کے لئے اس پر کڑی نظر رکھی جائے، راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں قائم کمیٹی کی رپورٹ جلد از جلد منظر عام پر لائی جائے۔ ناموس رسالت کے قانون میں کسی بھی طرح کی تبدیلی، ترمیم یا منسوخی امت مسلمہ پر حملہ ہے اس کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ حلف نامہ اور دیگر شقوں کی بحالی پر پارلیمنٹ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ شرکاء نے اسلام آباد میں تحریک لبیک یارسول اللہ کے مطالبوں کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دھرنے کو طاقت کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ باہمی بات چیت سے مسئلہ کا حل نکالا جائے۔ شرکاء نے مطالبہ کیا ہے کہ زاہد حامد کو فوری برطرف کرکے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے بیانات کا نوٹس لے کر ان کے خلاف بھی کارروائی کی جائے، ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مجلس کے مرکز جامع مسجد باب الرحمت نورانی (نمائش) چورنگی میں منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، جمعیت علماء اسلام کے راہنما قاری محمد عثمان، جماعت اسلامی پاکستان کے راہنما اسد اللہ بھٹو، جمعیت علمائے پاکستان کے راہنما قاضی احمد نورانی، جامعہ دارالعلوم کراچی کے مولانا راحت علی ہاشمی، دارالعلوم الصفہ کے نائب مہتمم مفتی محمد زبیر، غرباً اہل حدیث کے راہنما حافظ محمد سلفی، پیپلز پارٹی کے راہنما اور سابق رکن سندھ اسمبلی حاجی مظفر علی شجرہ، حبیب الدین جنیدی، سربراہ پی ڈی پی بشارت مرزا، متحدہ علماء محاذ کے راہنما علامہ مرزا یوسف حسین، مولانا شبیر حسن میثمی، محمد حسین محنتی، پیر عبدالشکور نقشبندی، مستقیم نورانی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، الحاج محمد رفیع، علامہ نوید عباسی، تاجر راہنما محمد اوصاف، محمد امین، مفتی نوید، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا مشتاق احمد عباسی، مولانا جعفر سبحانی، مولانا عبداللطیف، صحافی عبدالجبار ناصر و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے اور منظور کی گئی مشترکہ قراردادوں کے ذریعے کیا۔ اے پی سی میں مختلف قراردادیں منظور کی گئیں، ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکمران اور دیگر عناصر ختم نبوت اور دیگر اسلامی شقوں میں کسی بھی طرح کی تبدیلی، تنسیخ سے آئندہ گریز کریں کہ یہ امت مسلمہ کے ایمان کا مسئلہ ہے جو عناصر اس طرح کے اقدام میں ملوث ہیں وہ دراصل ملک میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں حکومت ان کے خلاف کارروائی کرے۔ انتخابی اصلاحات ایکٹ میں حلف نامے اور مختلف شقوں کی ترمیم میں ملوث وفاقی وزیر قانون زاہد حامد کو فوری طور پر برطرف کیا جائے، کیونکہ ان کی نااہلی، دانستہ یا غیر دانستہ غلطی کے بعد اب وہ اس منصب پر رہنے کا جواز کھو چکے ہیں۔ آل پارٹیز

کانفرنس میں اسلام آباد میں علامہ خادم حسین رضوی کے دھرنے کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ دھرنے کے خاتمہ کے لئے کسی بھی طرح کی طاقت کے استعمال سے گریز کرے اور ایسا کیا گیا تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ قرارداد میں پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناءاللہ کے بعض بیانات کا بھی سختی سے نوٹس لیا گیا اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ انہیں فوری طور پر وزارت سے برطرف کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کہا کہ اس وقت امت مسلمہ کے لئے اتحاد کی ضرورت ہے، ہر طرف سے دشمن موقع کے انتظار میں ہے ہم دشمنانِ اسلام کی پاکستان کے خلاف سازشوں کو اپنے اتحاد کے ذریعے ہی ناکام بنا سکتے ہیں، تمام سیاسی و مذہبی قوتوں اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد، اتحاد امت تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنے طور پر ہر ممکن کوشش کریں اور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ آل پارٹیز کانفرنس میں مقررین نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے سینیٹ میں قائد ایوان راجہ ظفر الحق کی سربراہی میں تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی قائم کرتے ہوئے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد حقائق سے آگاہ کریں گے۔ لہٰذا فوری طور پر راجہ ظفر الحق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اوپن کی جائے، ذمہ داران کا تعین کر کے انہیں عہدوں سے ہٹایا جائے اور ملک و قوم کو بے چینی و اضطراب میں مبتلا کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ راجہ ظفر الحق کمیٹی کی رپورٹ عام کی جائے اور جو لوگ ختم نبوت حلف نامہ میں براہ راست ملوث ہیں، ان کا اپنے عہدوں پر برقرار رہنے کا استحقاق ختم ہو گیا ہے انہیں فوری طور پر ہٹایا جائے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ آئندہ کے لئے یقین دہانی کرائی جائے کہ اس قسم کی سازشوں کا اعادہ نہیں کیا جائے گا، ان راہنماؤں نے مزید مطالبہ کیا کہ تمام محکموں میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کا علیحدہ ڈیٹا بیس مرتب کیا جائے۔ شرکاء نے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن، اراکین پارلیمنٹ اور دیگر تمام احباب کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اصلاحاتی ایکٹ میں کی گئی ترامیم کو دوبارہ بحال کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آل پارٹیز تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد خضریٰ میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، جمعیت علماء اسلام (ف) کے مرکزی رہنما مولانا محمد امجد خان، جماعت اسلامی کے سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ، پاکستان شریعت کونسل کے مولانا زاہد الراشدی، جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا احمد علی ثانی، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا قاری علیم الدین شاکر، ممبر پنجاب اسمبلی میاں اسلام اقبال، ڈپٹی میئر لاہور میاں محمد طارق، انجمن تاجران سمن آباد کے صدر میاں محمد آصف، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا فہیم الحسن تھانوی، مولانا قاری ظہور الحق، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار سمیت کثیر تعداد میں علماء، اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانی یہودیوں کے ساتھ مل کر اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ ختم نبوت حلف نامہ میں ردوبدل کے ذمہ دار کو بے نقاب کیا جائے۔ امریکا نے ناموس رسالت قانون تبدیلی کا مطالبہ کر کے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے۔ مفتی محمد حسن نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے۔ قادیانیت انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے۔ حکومت کی قادیانیت نوازی ناقابل برداشت ہے۔ اہل حق منکرین ختم نبوت کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ مولانا امجد خان نے کہا کہ قادیانی اسلام و پاکستان دشمن قوتوں کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیوں کو مسلمان سمجھنا کفر ہے۔ ختم نبوت حلف نامہ میں تبدیلی کی سازش کرنے والے اسلام اور پاکستان کے مجرم ہیں۔ مسلمان ختم نبوت اور ناموس رسالت کی پاسبانی کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت قانون ناموس رسالت کو ختم نہیں کر سکتی۔ قادیانی لابی کی اسلام دشمن سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ ختم نبوت کا مضمون ہر سطح کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے جدوجہد کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ حکومت قادیانیت نوازی سے باز آجائے۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ حکومت ختم نبوت کا حلف نامہ تبدیل کرنے کی سازش میں ملوث تمام افراد کو بے نقاب کر کے عبرت کا نشان بنائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی جسارت کی جرأت نہ ہو اور عوام میں پایا جانے والا اضطراب اور تشویش ختم ہو سکے۔ وزیر اعظم ختم نبوت، ناموس رسالت اور آئین کی اسلامی شقوں کے حوالے سے دوٹوک حکومتی پالیسی کا واضح اعلان کریں۔ مولانا علیم الدین شاکر نے کہا کہ قرارداد مقاصد پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے اور ملک میں نفاذ شریعت کا آئینی کا تقاضا پورا کیا جائے۔ عدالتوں سے سزا یافتہ گستاخان رسول کو پھانسیاں دی

جائیں۔ مولانا عبدالنعیم مبلغ ختم نبوت لاہور نے کہا کہ حکومتی صفوں اور سرکاری اداروں کو قادیانیت نواز عناصر سے پاک کیا جائے۔ قادیانیوں کو آئین وقانون کا پابند بنایا جائے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ امت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لئے مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمودؒ نے اہم کردار ادا کیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم تسلیم نہ کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے کہا کہ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے۔ حکومت ختم نبوت حلف نامہ تبدیل کرنے والے قومی مجرموں کو بے نقاب کرے۔ ختم نبوت کے معاملے میں کسی لچک کا مظاہرہ نہیں کرسکتے۔ منکرین ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ مجلس احرار کے ناظم تبلیغ مولانا قاری عبدالعزیز نے کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے کھلے دشمن ہیں۔ ان کا ہیڈکوارٹر تل ابیب میں ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آئین کی اسلامی شقوں کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت قادیانیوں کے بیرونی رابطوں پر کڑی نگاہ رکھے۔ فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جدوجہد تیز کی جائے گی۔ اس موقع پر منظور کی گئیں قراردادیں:

۱:... آج کا اجتماع الیکشن ایکٹ ۲۰۱۷ء میں کی گئی ان تمام ترامیم کو رد کرتا ہے جس کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت پر کامل یقین کے اظہار سے متعلق حلف ناموں میں ردوبدل کرکے انہیں غیر مؤثر بنانے کی کوشش کی گئی اور اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت پر کامل یقین کے اظہار سے متعلق حلف ناموں کو ان کی اصل شکل میں بحال کیا گیا۔ مزید یہ کہ حکمراں آئندہ ایسی تمام حرکتوں سے گریز کریں جس سے قوم میں انتشار پیدا ہو۔

۲:... آج کا یہ اجتماع اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ الیکشن ایکٹ میں ترمیم کی آڑ میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق حلف ناموں میں جو تبدیلی کی گئی تھی اور اب تک جو سقم باقی ہے، اس کے ذمہ دار وفاقی وزیر قانون زاہد حامد ہیں۔ اس لئے ان کی نااہلی اور دانستہ یا غیر دانستہ غلطی کے بعد اب ان کے اس منصب پر براجمان رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا حکومت وفاقی وزیر قانون زاہد حامد کو فی الفور برطرف کرے۔

۳:... آج کا یہ اجتماع اسلام آباد میں علامہ پیر خادم حسین رضوی اور دیگر علماء ومشائخ کی قیادت میں تحریک لبیک یارسول اللہ کے دھرنے کی مکمل تائید کرتا ہے اور حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں تشدد کا راستہ اختیار کرنے سے باز رہے، معاملہ افہام وتفہیم سے حل کرے، طاقت کا استعمال کرنے سے حالات خراب ہوں گے اور خاکم بدہن اگر شرکائے دھرنا پر ریاستی جبر آزمایا گیا تو پوری قوم دھرنے والوں کی تائید میں ہوگی۔ نیز ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عدالتی کارروائی کو جواز بنانے کے بجائے معاملات کو خود حل کرے۔

۴:... ماہ ربیع الاول کو تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے مہینے کے طور پر منایا جائے اور جماعتیں مل کر تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے اجتماعات منعقد کریں۔

۵:... پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ نے جس طرح اعلانیہ قادیانیوں کی طرفداری اور ان کی وکالت کی وہ اب مسلمانوں کی نمائندگی کے اہل نہ رہے، اس لئے انہیں بھی فی الفوران کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

ان قراردادوں کو مندرجہ ذیل دینی ومذہبی جماعتوں، مدارس عربیہ اور سیاسی وسماجی تنظیموں کے نمائندگان کی تائید حاصل ہے: جمعیت علماء اسلام (ف)، جمعیت علماء اسلام (س) جماعت اسلامی، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعۃ الصفہ کراچی، تحریک تحفظ حقوق عوامی پاکستان، جماعۃ الدعوۃ، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، جمعیت علمائے پاکستان، مجلس بغداد، متحدہ علماء محاذ، شعبۂ علماء کونسل، پاکستان پیپلز پارٹی، پاک سرزمین پارٹی، پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی، نظام مصطفی پارٹی، مجلس احرار پاکستان، کراچی الیکٹرونک ڈیلرز ایسوسی ایشن، رکشہ ڈیلرز ایسوسی ایشن، شباب اسلام پاکستان ودیگر جماعتوں نے تائید کی۔“

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۱رنومبر ۲۰۱۷ء)

بہرحال ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ملک پاکستان کو استحکام نصیب فرمائے اور جو مختلف طریقوں سے پاکستان میں خلفشار برپا کرنا چاہتے ہیں، ان سے ہمارے ملک اور قوم کو محفوظ فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

موجودہ حالات اور امتِ مسلمہ!

مولانا محمد سلمان بجنوری

شمع کی طرح جئیں بزم گہہ عالم میں
خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

اس وقت مسلمان، پوری دنیا میں جن حالات سے گزر رہے ہیں انہوں نے فکرمند لوگوں کو حد درجہ تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے، ایک طرف تو عالم اسلام کے نام سے موسوم اس مبارک خطہ کی صورتِ حال ہے جو اگر واقعتاً عالم اسلام ہوتا تو یقیناً یہ حالات نہ ہوتے، موجودہ دور میں اس خطے کو فقط عالم مسلمین کہا جاسکتا ہے اور پھر مسلمان بھی جس معیار کے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ”جس کے سبب بیمار ہوئے ہیں اسی عطار کے بیٹے سے دوا لیتے“ کی غلطی مسلسل کر رہے ہیں، اس سنگین غلطی نے صورتِ حال کو قابو سے باہر کردیا ہے، جن لوگوں کی نظر، یمن، شام، عراق اور فلسطین و مصر کے حالات پر ہے، وہ ہر صبح کسی انہونی کا خطرہ دل میں لئے اٹھتے ہیں اور ہر دن کی خبریں ”اوروں کی عیاری“ اور ”مسلم کی سادگی“ بلکہ مجرمانہ سادگی کے شواہد پیش کرتی نظر آتی ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان ماؤں کی گودوں میں ابوعبیدہؓ و خالدؓ نہیں، زنگی و ایوبی نہیں بلکہ سلطان عبدالحمید کے نمونے بھی پیدا ہونے بند ہوگئے ہیں، جس نے ہرزل کی بھاری رشوت کے بدلے فلسطین دیئے جانے کی درخواست کو ٹھکرا دیا تھا اور یہ کہا کہ میری حیات میں تو بڑی سے بڑی قیمت پر فلسطین کی ایک بالشت زمین وہ حاصل نہیں کرسکتے، البتہ اگر کبھی خلافت کا خاتمہ ہوگیا تو پھر بغیر کسی قیمت کے فلسطین لینا ان کے لئے ممکن ہو جائے گا۔

افسوس صد افسوس! کہ یہ دوسری بات سچی ہوگئی اور آج فلسطین ہی نہیں، ہر اسلامی ملک میں عالمی طاقتوں کے ہراول دستے ثابت ہونے والے لوگوں کی فصلیں اُگ رہی ہیں۔

دوسری طرف بہت سے وہ ممالک ہیں جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں ہے، مگر وہاں مسلمان کم یا زیادہ تعداد میں رہتے ہیں، ایسے متعدد ملکوں میں بھی حالات نازک ہوتے جارہے ہیں، بالخصوص برما کے روہنگیائی نسل کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم نے تو اقوام متحدہ جیسے عالمی طاقتوں کے نمائندہ ادارے کو اس بات پر مجبور کردیا کہ وہ اپنا بھرم رکھنے کے لئے سہی، ان مظلوموں کی مظلومیت کا اعتراف اتنی قوت سے کرے کہ ان کو دنیا کی مظلوم ترین اقلیت قرار دے۔ وہاں ہونے والے ظلم وستم نے برما کی ”نوبل امن ایوارڈ“ یافتہ لیڈر آنگ سان سوچی کی شبیہ دنیا کے امن پسندوں کی نظر میں اس درجہ خراب کردی کہ وہ اس سے امن ایوارڈ واپس لئے جانے کا مطالبہ کرنے لگے۔

برما کے علاوہ چین سمیت اور بھی بعض ممالک میں بندۂ مومن کے اوقات بہت تلخ چل رہے ہیں اور جان و مال، عزت و آبرو اور امن و امان کو درپیش خطرات کے حوالے سے تو ہمارے وطن عزیز سمیت شاید ہی کسی ملک میں اطمینان کی صورت حال ہو۔

ان حالات نے تشویش و اضطراب کی لہر تو تمام ہی کلمہ گو انسانوں میں دوڑا رکھی ہے اور وہ بے یقینی اور بے چینی کی کیفیت سے گزر رہے ہیں، البتہ مستقبل کے حوالے سے دو طرح کے ذہن ہمارے درمیان پائے جاتے ہیں: ایک ذہن وہ ہے جو خوف، مایوسی اور دہشت کا اس درجہ شکار ہے کہ وہ صحیح تدبیریں سوچنے کی صلاحیت بھی کھوتا جارہا ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ وہ کسی افراط و تفریط کا شکار نہ ہوجائے۔ دوسرا ذہن وہ ہے جو امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا اور وہ حالات کی کسی بھی سنگینی کو ناقابلِ تبدیل نہیں سمجھتا بلکہ یقین رکھتا ہے کہ:

”شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے“

البتہ یہ امر واقعہ ہے کہ صحیح فکر رکھنے والا یہ طبقہ بھی کسی سنجیدہ، مثبت اور موثر اقدام کی پوزیشن میں نظر نہیں آرہا ہے، جس کے اسباب پر گفتگو کا یہ موقع نہیں ہے، سردست صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ مایوس طبقہ کو یا عام مسلمانوں کو صحیح نہج پر لانا بھی اسی طبقہ کی ذمہ داری ہے، اس لئے جس سے جو کچھ بن پڑے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

فی الحال اس بارے میں دو باتیں عرض کرنی ہیں: پہلی بات کا تعلق امت کے ہر طبقہ اور تمام افراد سے ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سب کا ایمان ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اللہ رب العزت کے حکم سے ہوتا ہے، تمام انسانوں کے دل اللہ کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ مشکل حالات اس امت کی تاریخ میں پہلی بار نہیں ہیں۔ کیا اس وقت کے حالات ۶۵۶ھ کے

خلافتِ عباسیہ اور بغداد کے حالات سے زیادہ سخت اور مایوس کن ہیں؟ جن کو پیشِ نظر رکھ کر شیخ سعدیؒ جیسے ذہین شخص نے یہ شعر کہا تھا کہ:

آسماں را حق بُود گر خوں ببارد برزمین
بر زوالِ ملکِ مستعصم امیر المومنین

یعنی آسمان کو حق ہے کہ وہ امیر المومنین مستعصم باللہ عباسی کی حکومت کے زوال کی وجہ سے زمین پر خون کی بارش برسائے۔ ظاہر ہے کہ مشکل حالات ہر دور اور ہر علاقہ میں آئے ہیں، اس لئے مایوس وخوفزدہ ہونے کے بجائے حالات کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ اسی مرحلے پر آ کر ہم سے چوک ہوجاتی ہے، ہم میں سے جو بھی آدمی حالات کی اصلاح کے بارے میں فکر مند ہوتا ہے وہ شاید اپنے علاوہ باقی سب لوگوں کو حالات کا ذمہ دار سمجھتا ہے، اس لئے دوسروں کی اصلاح کی فکر کرتا ہے اور اپنے بارے میں غور کرنے کی زحمت نہیں کرتا۔

عام طور پر جب حالات کی بات آتی ہے تو حکمراں طبقہ اور قائدین کو لعنت ملامت شروع کر دی جاتی ہے، بلکہ یہ کارِ خیر کر کے اپنی ذمہ داری ختم سمجھی جاتی ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ قائدین کی ذمہ داری زیادہ بڑی ہے اور ان کی کوتاہیاں بھی بڑی ہی ہوسکتی ہیں، لیکن ہم اس حقیقت کو کیوں فراموش کر جاتے ہیں کہ قائدین بھی ہم میں سے ہی پیدا ہوتا ہے اور ہم جیسے کمزور ایمان اور غلط اعمال والے لوگوں کے لئے کسی زیادہ بہتر قیادت یا حکمرانوں کا ملنا خواب وخیال ہی کی بات ہوسکتی ہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم اپنے ذاتی کردار کے حوالے سے انتہائی پست اور ناقابلِ بیان حالت میں مبتلا ہیں۔ ہم میں کتنے لوگ ہیں جو اپنے اوپر اللہ کی شریعت پورے طور پر نافذ کرنے کے لئے بخوشی تیار ہوں، جو دوسروں کے حقوق کی ادائیگی پوری ذمہ داری سے کرنا چاہتے ہوں اور کرتے ہوں، جو عبادات کا حق نہیں، فرض ہی ادا کرنے کے لئے تیار ہوں، صداقت وشجاعت اور دیانت وامانت کے اوصاف سے متصف ہوں، جن کے اخلاق، اسلامی اور نبوی اخلاق کا نمونہ ہوں، جو اپنی زبان یا ہاتھ سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں، جو اپنے ذاتی فائدے کے لئے ملت کو یا کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچانے سے پرہیز کرتے ہوں، جو اپنے منصبی فرائض پوری ذمہ داری سے ادا کرتے ہوں جو اپنے حصے کی ذمہ داری پوری کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوں، جن کو تنہائی میں یہ یاد رہتا ہو کہ ہمارا رب ہمیں دیکھ رہا ہے، جو اپنے رب سے استغفار کا اہتمام کرتے ہوں، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کو باعثِ عزت سمجھتے ہوں جو اپنے کلمہ گو بھائیوں سے حسد نہ رکھتے ہوں، اگر ایسے لوگوں کی تعداد ہم میں کم ہے اور یقیناً کم بلکہ بہت کم ہے تو پھر ہم کس منہ سے اپنے آپ کو اللہ کی مدد کا مستحق گردانتے ہیں؟ ضرورت ہے کہ انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ہر فرد اپنی اصلاح کی فکر کرے اور اپنے رب سے اپنا تعلق استوار کرے۔

دوسری گزارش افراد کے ساتھ جماعتوں، اداروں اور تنظیموں سب ہی سے ہے اور وہ یہ کہ موجودہ حالات میں خواہ وہ کسی بھی ملک کے ہوں، ہماری اجتماعیت وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے، اس سلسلے میں یہ امید یا مطالبہ تو زیادہ ہی سادگی کے مترادف ہوگا کہ ہم اپنے تمام تر اختلافات بھلا کر ایک ہوجائیں اور اپنی اپنی علیحدہ شناخت ختم کر دیں۔ ظاہر ہے یہ بات عملاً ناممکن ہے، البتہ دو باتیں بالکل عملی ہیں اور اجتماعی معاملات میں اگر ہم نے اپنے آپ کو ان دو باتوں پر بھی آمادہ نہ کیا تو پھر ہمارا اختلاف ہماری تباہی کا سبب ہوگا اور ہم پر کوئی رونے والا بھی نہ ہوگا۔

پہلی بات تو یہ کہ جن معاملات کا تعلق پوری ملت یا امت سے ہو، اُن میں کسی بھی طرح متحدہ موقف اپنایا جائے خواہ اُس کے لئے کوئی قربانی ہی دینی پڑے اور اس کے لئے عمومی ذہن سازی پر بھی محنت کی جائے۔

دوسری بات یہ کہ اختلاف کی بنیاد ذاتی مفاد پر نہ ہو اور کسی صحیح بات کو محض اس لئے رد نہ کر دیا جائے کہ وہ دوسرے طبقہ کی جانب سے آئی ہے اور کسی غلط بات کی تائید محض اس لئے نہ کی جائے کہ وہ ہمارے حلقہ کی ہے، بلکہ شریعت وسنت اور ملت کے اجتماعی مفاد کو سامنے رکھ کر رائے قائم کی جائے۔

عام طور پر جب لوگ اختلاف کے نقصانات پر غور کرتے ہیں تو دوسرے سے اختلافات ختم کرنے کا مطالبہ شروع کر دیتے ہیں جب کہ یہ غیر فطری بات ہے اور اسی لئے بار آور نہیں ہوتی، لیکن اگر ہم یہ سلیقہ پیدا کریں کہ اپنے اختلاف یا علیحدہ وجود کو باقی رکھتے ہوئے بھی مشترکہ معاملات میں اتحاد کرلیا کریں تو یقیناً حالات بدلنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

جس دن یہ دونوں باتیں یعنی اپنی ذاتی اصلاح کی فکر اور اجتماعی معاملات میں اتحاد کی فکر، ہمارے مزاج کا حصہ بن جائیں گی اسی دن سے وہ عمل حقیقی معنوں میں شروع ہوگا، جسے دعوت کہتے ہیں اور اسی معیار پر ہوگا جس معیار پر اسے ہونا چاہئے، ورنہ ہم جیسے مسلمانوں سے تو کارِ دعوت انجام پانا مشکل ہے، البتہ آج کل کے حالات سے جس درجہ فکر اور اندیشوں کا ماحول بنا ہوا ہے، اسے دیکھ کر یہ امید دل میں جاگتی ہے کہ شاید اب ہم حالات بدلنے کی ان صحیح بنیادوں کو اپنانے کی سنجیدہ فکر تک بھی پہنچ جائیں گے، ان شاء اللہ۔

دل کہتا ہے فصلِ جنوں کے آنے میں کچھ دیر نہیں
اب یہ ہوا چلنے ہی کو ہے صبح چلے یا شام چلے

سیرت النبی ﷺ کی ایک جھلک

مفتی صہیب احمد قاسمی، استاذ فقہ جامعہ حسینیہ جونپور (یوپی)

گزشتہ سے پیوستہ

اللہ تعالیٰ نے دشمنوں سے لڑنے اور ان کو منہ توڑ جواب دینے کی اجازت عطا فرمائی اور غزوات وسرایا کا سلسلہ شروع ہوا جو اہم غزوات پیش آئے یہ ہیں۔

(۱) غزوۂ بدر ۲ھ میں مومنین و مشرکین مکہ کے درمیان میدانِ بدر میں سب سے پہلا غزوہ پیش آیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سپہ سالاری میں تین سو تیرہ مجاہدین نے مشرکین کے ایک ہزار ہتھیار بند لشکر کو ہزیمت سے دوچار کیا اور ابوجہل، شیبہ، عتبہ سمیت ستر (۷۰) سردارانِ قریش مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اسی سے مسلمانوں کی دھاک قبائل عرب پر نقش ہوگئی۔

(۲) غزوۂ اُحد ۳ھ شوال میں یہ غزوہ ہوا مسلمان سات سو اور کفار تین ہزار تھے۔

(۳) غزوات ذات الرقاع ۴ھ میں پیش آیا اسی میں آپ نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی۔

(۴) غزوۂ احزاب (خندق) ۵ھ میں ہوا مشرکین مکہ نے قبائل عرب کا متحد محاذ بنا کر حملہ کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ کے اردگرد چھ کلو میٹر لمبی خندق کھدوائی تھی، اسی لئے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔

(۵) غزوۂ بنی المصطلق ۶ھ میں ہوا اسی میں منافقین نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی۔

(۶) صلح حدیبیہ ۶ھ میں ہوئی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا اور چودہ سو صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے تھے کہ مشرکین مکہ نے حدیبیہ کے مقام پر روک دیا اور وہیں صلح ہوئی کہ آئندہ سال عمرہ کر سکتے ہیں۔ (پوری تفصیل کتابوں میں دیکھی جائے)

(۷) غزوۂ خیبر ۷ھ میں پیش آیا یہ یہودیوں سے آخری غزوہ تھا اس سے قبل غزوۂ بنونضیر اور غزوۂ بنوقریظہ میں یہودیوں کو جلاوطن اور قتل کیا گیا تھا۔

(۹) غزوۂ تبوک ۹ھ میں پیش آیا ہرقل سے مقابلہ تھا دور کا سفر تھا شام جانا تھا گرمی کا زمانہ تھا اس لئے خلاف عادت آپ نے اس غزوہ کا اعلان فرمایا چندہ کی اپیل کی صحابہ نے دل کھول کر چندہ دیا اور تیس ہزار کا عظیم الشان لشکر لے کر آپ تبوک روانہ ہوئے، مگر ہرقل بھاگ گیا اور آپ مع صحابہ واپس بخیریت مدینہ تشریف لائے اس غزوہ میں بھی بہت سے اہم واقعات پیش آئے جن کی ایک ایک تفصیل سیر کی کتابوں میں درج ہے۔ ان غزوات کے علاوہ بہت سے سرایا صحابہ کرام کی سرکردگی میں مختلف مواقع پر روانہ فرمائے۔

کچھ اہم واقعات: ۲ھ میں ہجرت کے بعد سترہ مہینہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کے بعد تحویل قبلہ ہوا۔ ۲ھ میں روزہ فرض کیا گیا ۴ھ میں شراب حرام ہوئی۔

فتح مکہ و غزوۂ حنین: ۸ھ میں اسلامی تاریخ کا وہ واقعہ یعنی فتح مکہ پیش آیا جس سے کلی طور پر اسلام کو عرب میں غلبہ حاصل ہوگیا اور مشرکین کا سارا زور ٹوٹ گیا فتح مکہ کے بعد واپسی میں غزوۂ حنین پیش آیا جس میں پہلی بار مسلمان تعداد میں بارہ ہزار اور کفار طائف چار ہزار تھے ورنہ ہر غزوہ میں مسلمان کم اور دشمن کی تعداد دوگنا، تین گنا ہوتی تھی۔

اشیاء الرسول اور ان کے اسماء: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ آپ اپنی چیزوں کا نام رکھ دیا کرتے تھے زاد المعاد میں علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے بہت سی چیزوں کے نام شمار کرائے ہیں امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''سیرۃ نبویہ'' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشیاء مبارکہ کے اسماء بیان کئے ہیں، نیز دوسرے سیرت نگار علماء نے بھی اس ضمن میں کام کیا ہے، انھیں کتب سیرت ومضامین سیرت سے مندرجہ ذیل اشیاء کے اسماء کا ذکر پیش کیا جارہا ہے۔

(۱) عمامہ شریف کا نام سحاب تھا۔

(۲) دو پیالے لکڑی اور پتھر کے تھے ایک کا نام ریان اور دوسرے کا نام مغضیب تھا۔

(۳) آبخورہ تھا جس کا نام صادر تھا۔

(۴) خیمہ تھا جس کا نام رکی تھا۔

(۵) آئینہ تھا جس کا نام مدلہ تھا۔

(۶) قینچی تھی جس کا نام جامع تھا۔

(۷) جوتی مبارکہ تھی جس کا نام مشوق تھا۔

(۸) ایک زمانہ میں آپ کے پاس دس

گھوڑے تھے "سکب" نامی گھوڑے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اُحد میں سوار تھے ایک گھوڑے کا نام لزاز تھا، جس کو شاہ اسکندریہ مقوقس نے ہدیۃً بھیجا تھا، باقی گھوڑوں کے نام یہ ہیں: ظرب، ورد، ضریس، ملاوح، سبحہ، بحر۔

(۹) تین خچر تھے ایک کا نام دُلدل تھا حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا آپ نبوت کے بعد اسی پر پہلے پہل سوار ہوئے آپ کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما اس پر سوار ہوتے تھے ان کے بعد محمد بن حنفیہ کے پاس رہا، دوسرے خچر کا نام فِضّہ تھا جس کو صدیق اکبرؓ نے ہدیہ کیا تھا۔ تیسرے کا نام ایلیہ تھا شاہ ایلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔

(۱۰) ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔

(۱۱) سواری کی دو اونٹنیاں تھیں ایک کا نام قصوا اور دوسری کا نام عضباء تھا، ہجرت کے وقت آپ قصوا پر سوار تھے اور حجۃ الوداع کا خطبہ بھی اسی پر سوار ہو کے دیا تھا۔

(۱۲) دو بکریاں خاص دودھ کے لئے تھیں ایک کا نام غوثہ اور دوسری کا نام یمن تھا۔

(۱۳) ایک سفید رنگ کا مرغ بھی تھا جس کا نام "منقول" تھا۔

(۱۴) کل نو تلواریں تھیں۔ ذوالفقار نام کی تلوار غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں ملی تھی باقی تلواروں کے نام یہ تھے: قلعی، تبار، قسف، مخذم، رسوب، عضب، قضیب۔

(۱۵) چار نیزے تھے ایک کا نام ان میں سے "مثوے" تھا اور بیضاء نام کا ایک بڑا حربہ تھا (جو نیزے سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

(۱۶) عرجون نام کی خمار لاٹھی تھی، چار کمانیں تھیں ایک کا نام "کتوم" تھا۔

(۱۷) ترکش کا نام "کافور" اور ڈھال کا نام "زلوق" تھا۔

(۱۸) ایک خود تھا اس کا نام "ذوالسبوع" تھا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اشیاء مبارکہ کے اسماء سے معلوم ہوا کہ چیزوں کا نام رکھنا سنت ہے۔ یوں تو متمول افراد شوق سے اپنے کتوں کے نام رکھتے ہیں اور یہ سنت کی پیروی میں نہیں بلکہ یورپ کی تقلید میں، ورنہ دوسری اشیاء کے نام بھی رکھتے بعض گھروں میں بکرا وغیرہ پالنے کا شوق ہوتا ہے اور ان کے نام بھی رکھ دیے جاتے ہیں عموماً یہ بھی اتباع سنت کے بجائے شوقیہ ہوتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور ان کے نام: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف زمانوں میں کل ملا کر ستائیس غلام تھے آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا تھا بلکہ غلاموں کی آزادی کی تحریک بھی آپ کے مشن نبوت کا ایک حصہ تھی آخری وقت میں جب کہ مرض الوفات میں تھے غشی طاری ہو جاتی تھی جب افاقہ ہوتا تو زبان مبارک پر صرف دو جملہ ہوتا تھا "الصلاۃ الصلاۃ، العبید العبید"۔

آپ کے غلاموں کے نام یہ تھے۔ زید بن حارثؓ ان کو آپ نے اپنا منھ بولا بیٹا بنالیا تھا اور زید بن محمد کہلاتے تھے پھر جب متبنّیٰ سے متعلق آیت نازل ہوئی، تو اپنے والد حارثہ کی طرف منسوب ہونے لگے۔

اسامہ بن زید، ثوبان، ابوکبشہ، انیسہ، شقران، رباح، یسار، ابورافع، ابومویہبہ، فضالہ، رافع، مدعم، کرکرہ، زید جد ہلال، عبید، طہمان، نابور قبطی، واقد، ہشام، ابوضمیرہ، ابوعسیب، ابوعبید، سفینہ، ابوہند، انجشہ، ابوامامہ (رضی اللہ عنہم)۔

باندیاں: باندیوں کی تعداد دس تھی ان سب کو بھی آپ نے آزاد فرما دیا تھا ان کے نام درج ذیل ہیں:

سلمیٰ، ام رافع، رضویٰ، اُسیمہ، ام ضمیرہ، ماریہ، سیرین، ام ایمن میمونہ، خضرہ، خولیہ رضی اللہ عنہن۔ سیرین کو آپ نے حضرت حسان بن ثابت کو تحفہ میں دے دیا تھا (یا کسی اور صحابی کو عطا فرما دیا تھا)۔

خدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یوں تو فدا کاران رسول میں سے ہر پروانہ شمع رسالت پر قربان ہونے کو ہر دم تیار رہتا تھا اور کسی بھی ادنیٰ سی خدمت کی سعادت ملنے کو دنیا و مافیہا سے بڑی نعمت سمجھتا تھا، لیکن آپ دوسروں سے کام لینا پسند نہیں فرماتے تھے آپ کے اخلاق حسنہ میں سے تھا کہ اپنا کام خود کرتے تھے پھر بھی آپ کے ذاتی اور گھریلوں کاموں کو انجام دینے کے لئے کچھ خاص خدام تھے جن کی تعداد گیارہ تھی جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:

حضرت انس بن مالک (دس برس تک خادم خاص تھے) ہند بنت حارثہ، اسماء بنت حارثہ، ربیعہ بن کعب، عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر، بلال بن رباح، سعد، ذومخمر (شاہ حبشہ کے بھتیجے) بکیر بن شداخ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم۔

شاہانِ ممالک کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفراء: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب وعجم کے شاہان ممالک اور سربراہان حکومت کے پاس دعوتی خطوط بھیجے تھے ان کو ایمان وتوحید اختیار کر کے فلاح یاب ہونے کی دعوت دی تھی جن حضرات صحابہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ سفیر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے شہرت پائیں ان کے نام یہ ہیں:

(۱) عمرو بن امیہؓ کو شاہ حبشہ نجاشی کے پاس بھیجا۔

(۲) دحیہ کلبیؓ کو قیصر روم ہرقل کے پاس بھیجا۔

(۳) عبداللہ بن حذافہؓ کو کسرائے فارس کے پاس بھیجا۔

(۴) حاطب بن ابوبلتعہؓ کو شاہ اسکندریہ

مقوقس کے پاس بھیجا۔

(۵) عمرو بن العاص کو شاہ عمان کے پاس بھیجا۔

(۶) سلیط بن عمرؓ کو یمامہ کے رئیس ہودہ بن علی کے پاس بھیجا۔

(۷) شجاع بن وہبؓ کو شاہ بلقا کے پاس بھیجا۔

(۸) مہاجر بن امیہؓ کو حارث حمیری شاہ حمیر کے پاس بھیجا۔

(۹) علاء بن حضرمی کو شاہ بحرین منذر بن ساوی کے پاس بھیجا۔

(۱۰) ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو اہل یمن کی طرف اپنا نمائندہ بنا کر روانہ فرمایا۔

کاتبین وحی رسالت: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، امی ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی امتیاز ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کی ایک واضح دلیل ہے کہ ایک امی لقب رسول نے دنیائے انسانیت کو ایسا کلام دیا جس کی فصاحت وبلاغت اور لذت وحلاوت کے سامنے فصحائے عرب سرنگوں نظر آتے ہیں اور قیامت تک دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لہٰذا جب قرآن مجید کی آیات کریمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل ہوتی تھیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مختلف صحابہ کرام سے ان کی کتابت کرواتے تھے کاتبین وحی کے اسماء حسب ذیل ہیں، نیز انہیں میں سے خطوط وفرامین لکھنے والے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن ارقم، ابی بن کعب، ثابت بن قیس بن شماس، خالد بن سعید، حنظلہ بن ربیع، زید بن ثابت، معاویہ بن ابی سفیان، شرجیل بن حسنہ۔ رضی اللہ عنہم۔

جن کو خصوصیت حاصل تھی: حضرت زید بن حارثہ اور ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے حد درجہ پیار فرماتے تھے، جب زید بن حارثہ کہیں سفر سے واپس آتے تو فرط شوق سے لپک کر گلے لگاتے تھے حضرت اسامہ بن زید کی کسی بات کو رد نہیں کرتے تھے یہ حب الرسول سے مشہور تھے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین ان سے سفارش کراتے تھے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ فرمایا، سلمان منا اہل بیت کہ سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ حضرت بلال اور حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابوذر غفاری، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم محبوبین مخصوصین میں شمار ہوتے تھے۔

ازواج مطہرات: وفات کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کل نو ازواج مطہرات تھیں، یہ بیویاں تھیں جن کے فضائل قرآن کریم میں آئے ہیں کہ تم عام عورتوں کی مانند نہیں ہو، ”ینساء النبی لستن کاحد من النساء“ (سورہ احزاب) یہ حرم نبی ہیں ان کو دنیا کی تمام عورتوں میں خصوصی امتیاز وفضیلت حاصل ہے۔

(۱) حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ان سے قبل ہجرت نکاح فرمایا۔

(۲) حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ان سے بھی ہجرت سے قبل نکاح ہوا اور رخصتی مدینہ میں ایک ہجری میں ہوئی۔

(۳) حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ان سے شعبان ۳ھ میں نکاح فرمایا۔

(۴) حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا ان سے شعبان ۴ھ میں نکاح فرمایا۔

(۵) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ان سے ۵ھ میں نکاح فرمایا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔

(۶) حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا ان سے ۶ھ میں نکاح فرمایا اور خلوت ۷ھ میں ہوئی۔

(۷) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ان سے ۶ھ میں نکاح فرمایا۔

(۸) حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ رضی اللہ عنہا ان سے ۷ھ میں نکاح فرمایا۔

(۹) حضرت صفیہ بنت حیی بنت اخطب رضی اللہ عنہا ان سے ۷ھ میں نکاح فرمایا یہ یہودی سردار کی صاحبزادی تھیں۔

(۱۰) حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا آپ نے سب سے پہلے انہیں کی خواہش و پیغام پر نکاح کیا تھا جب کہ آپ کی عمر شریف ۲۵ سال تھی اور وہ بیوہ چالیس سال کی باعزت مالدار خاتون تھیں آپ کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیمؑ کے انہیں کے بطن سے ہیں یہ ہجرت سے قبل وفات پاگئیں تھیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت قدر فرماتے تھے ہمیشہ یاد کرتے رہے۔

(۱۱) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ان سے ۳ھ میں نکاح فرمایا مگر دو یا تین ماہ کے بعد یہ وفات پاگئیں۔

اولاد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم بن محمد علیہ السلام کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جن کا نکاح ابوالعاص سے ہوا تھا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان دونوں صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا پہلے رقیہ سے، ان کی وفات کے بعد ام کلثوم سے، حضرت فاطمہ رضی اللہ

(باقی صفحہ ۲۴ پر)

پیغمبر اسلام ﷺ کی حیاتِ طیبہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

گزشتہ سے پیوستہ

اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ آخرت کا یقین ہے، یعنی اس بات کا یقین کہ ایک ایسا وقت آئے گا، جب خدا کے حکم سے یہ کائنات ختم کردی جائے گی، تمام انسان زندہ کئے جائیں گے، جنہوں نے دنیا میں جو اچھے کام کئے تھے، ان کو اس کا بہترین انعام دیا جائے گا، وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور انسان نے جو گناہ کئے تھے، انہیں اس کی سخت سزا ملے گی اور وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت کا یقین عقل وفطرت کے عین مطابق ہے، دنیا میں انسان بہت سے اچھے کام کرتا ہے؛ لیکن اس کو اس کی جزا نہیں ملتی؛ بلکہ بعض دفعہ وہ دکھ بھری زندگی گزار کر دنیا سے چلا جاتا ہے، اس کے برخلاف کچھ لوگ ظلم وزیادتی کرتے ہیں؛ لیکن دنیا میں ان کو سزا نہیں مل پاتی ہے؛ اس لئے عقل اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ کوئی ایسی جگہ ہونی چاہیے، جہاں نیکی کرنے والوں کو انعام اور گناہ اور زیادتی کرنے والوں کو سزا ملے، اسی کا نام آخرت ہے، وہاں خاندان، رنگ ونسل اور علاقہ وزبان کی وجہ سے نہیں؛ بلکہ انسان کے عمل اور کردار کی وجہ سے جزا اور سزا کا فیصلہ ہوگا۔ آخرت کا یقین ایک انقلابی عقیدہ ہے، اس کی وجہ سے انسان کی سوچ بدل جاتی ہے، انسان اس وقت بھی نیکی کے کام کرنے پر آمادہ ہوتا ہے، جب کوئی تعریف کرنے والا اور انعام دینے والا نہ ہو اور اس وقت بھی برائی اور ظلم سے باز رہتا ہے، جب کوئی دیکھنے والی آنکھ اور ٹوکنے والی زبان نہ ہو، مثال کے طور پر اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ شراب انسان کی صحت کے لئے بھی نقصان دہ ہے اور اخلاق کے لئے بھی؛ لیکن امریکہ جیسے ملک میں تمام ترغیبی اور قانونی وسائل کے استعمال کے باوجود یہ بات ممکن نہ ہوسکی کہ لوگوں کو شراب سے روک دیا جائے، خود کئی مسلم ریاستوں میں شراب بندی کی کوشش کی گئی اور اس کے لئے سخت سے سخت قوانین بنائے گئے؛ لیکن پھر بھی مکمل طور پر اسے روکنا ممکن نہ ہوسکا، عرب کے لوگ شراب کے رسیا تھے، ان کی کوئی محفل شراب سے خالی نہیں ہوتی تھی؛ لیکن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے لوگوں کے ذہن میں آخرت کا یقین پیدا کیا، پھر جب شراب کے حرام ہونے کا اعلان ہوا تو جن کے ہونٹوں تک شراب پہنچ چکی تھی، انہوں نے اس کو حلق تک نہیں پہنچایا، شراب کے مٹکے توڑ دیئے اور مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ اسی طرح سودی کاروبار عربوں میں عام تھا، وہ اسے ایک تجارت سمجھتے تھے؛ لیکن جب اسلام نے اس کو منع کیا؛ کیوں کہ اس میں غریبوں کا استحصال ہے، تو یک لخت لوگوں نے اس حکم کو قبول کرلیا اور جو سود پہلے سے لوگوں کے ذمہ باقی تھا، اس سے بھی باز آگئے۔ یہ اسی عقیدہ کا نتیجہ تھا، یہ عقیدہ انسان کی فکر کو بدلتا ہے، اس سے انسان میں یہ سوچ پیدا ہوتی ہے کہ ہر کام کو مادی نفع ونقصان کی ترازو میں نہ تولا جائے؛ بلکہ وہ بہت سے کاموں کو خدا کی خوشنودی اور خلق خدا کی بھلائی کے لئے انجام دے۔ انسان کے بارے میں اسلام نے دو بنیادی تصورات پیش کئے ہیں، ایک یہ کہ تمام انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں، ایسا نہیں ہے کہ پیدائشی طور پر ان میں کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا ہو؛ چنانچہ قرآن مجید نے کہا ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (النساء: ۱) اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا ہے، اسی سے اس کا جوڑا بنایا ہے اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت بنا دیئے ہیں۔ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام تعلیمات کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے فرمایا: ان ربکم واحد و ان اباکم واحد۔ (مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۳۴۸۹) تمہارا خدا بھی ایک ہے اور تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ یعنی اللہ کی توحید اور انسانی وحدت - اس سلسلہ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انقلابی تصور عطا فرمایا کہ جو باتیں اتفاقی طور پر پیش آتی ہیں، جس میں اس کے اپنے ارادہ وعمل کا دخل نہیں ہوتا، جیسے کسی خاص خاندان میں پیدا ہونا، سفید فام یا سیاہ فام ہونا وغیرہ، تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی، انسان اپنے عمل وکردار کی وجہ سے بہتر ہوتا ہے؛ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا: لا

فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی، ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی۔ (مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۳۴۸۹) کسی عربی کو غیر عربی پر اور غیر عرب کو عربی پر، نیز کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر (نسل و رنگ کی وجہ سے) کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، ہاں! تقویٰ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

دوسرا بنیادی تصور یہ ہے کہ تمام انسان بحیثیت انسان قابل احترام ہیں؛ چنانچہ قرآن مجید کہتا ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ۔ (بنی اسرائیل: ۷۰) ہم نے انسان کو معزز بنایا ہے۔ انسان کے تخلیقی ڈھانچے کے بارے میں فرمایا گیا: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔ (التین: ۴) ہم نے انسان کو بہترین قالب میں پیدا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے۔ (مسلم، کتاب الجنائز، حدیث نمبر: ۱۶۹) عورتیں اپنے بالوں کو بڑا ظاہر کرنے کے لئے اپنے بال کے ساتھ دوسروں کے بال ملایا کرتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا؛ (ترمذی، کتاب اللباس، حدیث نمبر: ۱۷۵۹) کیوں کہ انسان کے کسی جزء کو دوسرا انسان اپنے لئے استعمال کرے، یہ انسان کی عظمت و حرمت کے مغائر ہے۔ غیر مسلموں کے متعلق قرآن مجید نے جو اس بات پر زور دیا ہے کہ ''تمام انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں'' اس سے انسانی اخوت کا رشتہ واضح ہوتا ہے، جیسے ایک رشتہ خاندانی اخوت و بھائی چارے کا ہے، اسی طرح بھائی چارے کا ایک وسیع تر رشتہ وہ ہے، جو پوری انسانیت کو ایک لڑی میں پروتا ہے؛ اس لئے مسلمان ہوں یا غیر مسلم، وہ بحیثیت انسان بھائی بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے: لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ط إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ. (الممتحنۃ: ۸) جو لوگ تم سے دین کے معاملے میں جنگ نہیں کرتے اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے، اللہ تعالیٰ تم کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور انصاف برتنے سے نہیں روکتے، بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ آیت اس بات کی تلقین کرتی ہے کہ جو غیر مسلم مسلمانوں سے برسرِپیکار نہ ہوں، ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے، مسلمانوں کے بعض غیر مسلم رشتہ دار مسلمان ہونے کو تیار نہیں تھے، مسلمان رشتہ دار پہلے سے ان کی کفالت کیا کرتے تھے، انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کی بنیاد پر ان کی مالی مدد کرنا چھوڑ دیا، قرآن مجید نے اس بات سے منع کیا کہ وہ کسی رشتہ دار کے مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چھوڑ دیں، اس سلسلہ یہ آیت نازل ہوئی: لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ط وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ط وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ط وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ۔ (البقرۃ: ۲۷۲) ان لوگوں کی ہدایت آپ کے ذمہ نہیں، اللہ جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں، اور تم جو کچھ مال خرچ کرتے ہو، وہ اپنے ہی لئے، اور خرچ نہیں کرتے ہو مگر اللہ کی خوشنودی کی تلاش میں، اور جو بھی خرچ کرو گے تم کو پورا پورا دیا جائے گا۔ (یعنی اس کا پورا اجر ملے گا) اور تم پر ظلم نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے عمل سے اس حسن سلوک کی مثال پیش فرمائی، مکہ کے لوگوں نے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر کتنے مظالم ڈھائے؛ لیکن جب مکہ میں قحط پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ریلیف جمع کی اور پانچ سو دینار ان کی مدد کے لئے بھیجے، (السیر الکبیر: ۶۹/۱) بیس دینار ساڑھے ستاسی گرام سونا ہوتا ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی رقم تھی؛ حالاں کہ مسلمان خود اس وقت فقر و فاقہ سے گذر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے بارے میں ایک اصولی بات فرمائی کہ جیسے ہم اپنے خون کو قابل احترام سمجھتے ہیں، اسی طرح ہمیں ان کی زندگی کا بھی احترام کرنا چاہیے، اور جیسے ہمارے مال کی حرمت ہے، اسی طرح ان کا مال بھی قابل احترام ہے: دماءھم کدمائنا و اموالھم کاموالنا۔ (نصب الرایہ: ۳۶۹/۴) قرآن نے کسی بھی نفس انسانی کے قتل ناحق کو حرام قرار دیا ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

(بنی اسرائیل:۳۳) اور ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل کہا ہے۔ (المائدۃ:۳۲) جو غیر مسلم حملہ آور نہ ہو؛ بلکہ پُرامن طور پر مسلمانوں کے ساتھ رہتا ہو، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کو قتل کرے گا، وہ جنت کی خوش بو سے بھی محروم رہے گا۔ (بخاری، حدیث نمبر:۳۰) یا جو ان کے مال میں سے لے لے گا، یا ان کے ساتھ حق تلفی کرے گا، قیامت کے دن میں اس کی طرف سے فریق بن کر کھڑا ہوں گا۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۳۰۵۳) اسی طرح اسلام کی نظر میں کوئی مسلمان بہن ہو یا غیر مسلم خاتون، دونوں کی عزت و آبرو برابر ہے۔ اسلام نے غیر مسلموں کے مذہبی جذبات کا بھی لحاظ رکھنے کا حکم دیا اور کہا کہ وہ جن دیویوں دیوتاؤں کو پوجتے ہیں تم ان کو برا بھلا نہ کہو۔ (الانعام:۱۰۸) قرآن نے کسی کی عبادت گاہ کو منہدم کرنے کی مذمت کی ہے، چاہے وہ مسلمانوں کی ہو یا کسی غیر مسلم گروہ کی۔ (الحج:۴۰) قرآن نے ہدایت دی کہ جہاں معاملہ انصاف کا ہو تو اس میں کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہیے، اگر کوئی گروہ تمہارا مخالف ہو، تمہاری نظر میں ان کا طور وطریق اچھا نہ ہو، یا ان کی سوچ غلط ہو، پھر بھی تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم ان کے ساتھ ناانصافی کا معاملہ کرو۔ (المائدۃ:۸)

مسلمانوں کے لئے ایمانی اعتبار سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے؛ کیوں کہ مخلوق پرستی کے بجائے خالق پرستی، انسانوں کے درمیان اُونچ نیچ کے بجائے مساوات و برابری، انفرادی اور قومی غلامی کے بجائے آزادی، مادیت کی جگہ روحانیت اور بے حیائی کی جگہ شرم وحیا اور پاکیزگی اخلاق کا نہ صرف آپ نے درس دیا؛ بلکہ دنیا میں ان ہی اقدار پر مبنی عظیم الشان انقلاب آپ کے ذریعہ وجود میں آیا، مگر افسوس کہ بعض لوگ آپ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں غلط بیانی سے کام لے کر غیر مسلموں کو غلط فہمی میں مبتلا کرتے ہیں اور رواداری کے بجائے دل آزاری کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات پات کی تقسیم کو غلط ٹھہراتے ہوئے انسانی وحدت کی تعلیم دی ہے، تمام انسانیت کو ایک ماں باپ کی اولاد قرار دیتے ہوئے انہیں رشتۂ اُخوت سے جوڑا ہے اور خاص کر ایک تکثیری اور ہمہ مذہبی سماج میں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام ورواداری اور باہمی تعاون کے ذریعہ امن وآشتی کو قائم رکھنے کی ہدایت دی ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو مستند ومعتبر کتابوں کے ذریعہ پڑھا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلاب انگیز تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے، اس طرح محسوس ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امن اور مساوات کے داعی تھے اور آپ کا اُسوہ ہمارے لئے موجودہ حالات میں بہترین رہنما ہے۔

مسلمان اپنی زندگی کو اخلاقِ نبوی کا آئینہ بنائیں اور اسلام نے سماج کے تمام طبقات کے ساتھ جس حسنِ سلوک اور انسانی بنیادوں پر برادرانہ برتاؤ کی تعلیم دی ہے، اس کا نمونہ بنیں۔

☆☆..........☆☆

وہ ماہ تمام ﷺ آیا

اُجالا دن کا وہ مہر کامل وہ شب کا ماہِ تمام آیا
مٹا اندھیرا تمام عالم سے نورِ ربِّ انام آیا

وہ نور شش جہت نور کامل، ضیا ہے ہر شے کو جس سے حاصل
جہاں میں مثلِ شہابِ ثاقب رسولِ ربِّ سلام آیا

وہ عفو و حلم و حیا کا پیکر وہ مہر و جود و سخا کا مرکز
خزانے رحمت کے ساتھ لے کر وہ مرسلوں کا امام آیا

ملا جہاں کو شعور کامل ہوا دلوں کا سرور حاصل
کہ جب حقیقت کے میکدہ سے لئے بصیرت کا جام آیا

وہ مونسِ کل ربیعِ عالم انیسِ امت شفیعِ محشر
وہ صاحبِ عز و جاہ و عظمت بشرف و صد احترام آیا

کھلا جو گلؔ کے عمل کا دفتر اٹھی نگاہِ شفیعِ محشر
اِدھر رحیمی کو جوش آیا اُدھر سے فضلِ سلام آیا

منشی ناظر حسین گلؔ

سعودی عرب میں
قدیم عیسائی کلیسا کی بحالی کا فیصلہ!

رپورٹ: منصور عادل

سعودی عرب میں عیسائیوں کو عبادت خانہ کھولنے کی اجازت ملنے کی خبریں سامنے آنے کے بعد قادیانی ٹولے نے بھی اپنے اوپر عائد پابندیوں میں نرمی کی امیدیں لگالی ہیں۔ کویتی جریدے الرائی نے دعویٰ کیا ہے کہ سعودی حکام نے مملکت کے سرکاری دورے پر آنے والے لبنان کے کیتھولک مارونی عیسائی فرقے کے مذہبی پیشوا بشارہ الراعی کو خصوصی تحفہ کے طور پر عیسائیوں کے عبادت خانے کی تعمیر کی اجازت دے دی ہے۔ سعودی عرب میں بننے والا پہلا عیسائی عبادت خانہ ریاض میں واقع ایک قدیم گرجا گھر کی جگہ بنے گا، جو ۹۰۰ برس قدیم ہے اور کئی سال قبل دریافت ہوا تھا۔ سعودی عرب میں عیسائی عبادت خانوں کی تعمیر پر پابندی عائد رہنے کے باعث یہ گرجا گھر بند تھا تاہم اب جب لبنان کے عیسائی سربراہ نے مملکت کا دورہ کیا تو ایسے میں سعودی حکمرانوں نے ان سے اس گرجا گھر کی تعمیر کا وعدہ کرلیا۔ کویت کے معتبر جریدے نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ریاض میں واقع عیسائی گرجا گھر کی تعمیر پر آنے والے اخراجات سعودی عرب کے سرکاری خزانے سے ادا ہوں گے۔ نیز سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے عیسائیوں سے متعلق سعودی عرب میں عائد پابندیوں کے خاتمے کی یقین دہانی بھی کرائی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے لبنانی نژاد مشیر برائے دہشت گردی اور جہادی امور ولید فارس نے اپنے ٹویٹر پیغام میں سعودی عرب میں قدیم گرجا گھر کی تعمیر نو کی اجازت دینے کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے عیسائیت اور اسلام کے درمیان ایک پل قرار دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق سعودی عرب واحد خلیجی ملک تھا جس میں عبادت کے لئے عیسائی گرجا گھر نہیں تھا۔ صرف جبل نامی علاقے میں ایک قدیم ترین گرجا گھر موجود ہے جو انتہائی خستہ حالت میں ہے، اسے صرف سیاح دیکھ سکتے ہیں۔ ایک عیسائی ویب سائٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ سعودی عرب میں ایسے قدیم ۹ عیسائی گرجا گھر موجود ہیں۔ ریاض میں عیسائی گرجا گھر کی تعمیر نو کے بعد ان کی بحالی کے امکانات بھی روشن ہوگئے ہیں۔ دوسری جانب قادیانی ٹولے نے بھی سعودی عرب میں اپنے حق میں نرمی کی امید لگالی ہے۔ قادیانی ٹولہ ایک عرصے سے سعودی عرب میں جگہ بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ دسمبر ۲۰۰۶ء میں سعودی عرب کی مذہبی پولیس نے ساحلی شہر جدہ میں ایک اپارٹمنٹ پر چھاپے کے دوران ۵۶ قادیانیوں کو حراست میں لیا تھا۔ پولیس کو ملنے والی خفیہ اطلاع میں بتایا گیا تھا کہ یہ افراد جمع ہوکر خصوصی میٹنگ کررہے ہیں۔ پولیس کے چھاپے کے وقت بھی یہ عناصر خصوصی میٹنگ میں مصروف تھے، جس کا اعتراف انہوں نے دوران حراست کیا تھا۔ قادیانی لابی نے ان افراد کی رہائی کے لئے انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کا سہارا لیا۔ تاہم انہوں نے رہائی کے بعد بھی سعودی عرب میں ٹھکانہ بنانے کی کوششیں نہیں چھوڑیں۔ مئی ۲۰۱۲ء میں ایک مرتبہ پھر سعودی پولیس نے قادیانی عناصر کو قادیانیت کی تشہیر کے جرم میں حراست میں لیا۔ اس گرفتاری میں غیر ملکیوں کے ساتھ ایک سعودی باشندے کو بھی گرفتار کیا گیا تھا، جس نے قادیانیت قبول کی تھی۔ سعودی عرب کے شمالی علاقے الاحرار کے رہائشی اس شخص کو جیل بھیج دیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق قادیانی لابی سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو غلط رنگ دے کر سعودی عرب میں موجود بعض قدیم علاقوں کے ناموں کو اپنے حق میں استعمال کررہے ہیں۔ جزیرۂ عرب کے تہامہ نامی ساحلی علاقے میں اپنی موجودگی کے لئے قادیانی لابی سرگرم ہے۔ تہامہ میں اہم علاقے مکہ مکرمہ، جدہ، ینبع، محائل، عسیر اور دیگر کئی شہر شامل ہیں۔ قادیانی لابی ان علاقوں میں خفیہ طور پر سرگرم ہے۔ سعودی عرب میں قادیانیت کی ترویج کے لئے کام کرنے والوں کی اکثریت پاکستان اور بھارت کے باشندے ہیں جو جعلی دستاویزات کا سہارا لے کر سعودی عرب میں داخل ہونے کے بعد وہاں ملازمین کے روپ میں قادیانیت کے لئے کام کرتے ہیں۔ جنوری ۲۰۱۵ء میں سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ کی وفات پر قادیانی قیادت نے سعودی عرب کے حالیہ فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے نام پر تعزیتی پیغام بھی بھیجا تھا۔ اس واقعہ کے بعد سعودی عرب میں قادیانیوں کے ہمدردوں کے توسط سے قادیانی لابی پُرامید ہے کہ ان کے خلاف سختیوں میں کمی آئے گی۔ قادیانی ٹولے کے عرب ذرائع ابلاغ مسلسل ایسی رپورٹیں شائع کررہے ہیں کہ سعودی عرب میں سخت گیر علماء کرام کی گرفتاریوں اور مملکت میں پہلے سے رائج متعدد ایسے قوانین جنہیں سعودی عرب کے حالیہ حکام نے قدیم قرار دیا تھا، اب انہیں ختم کرنے کا سلسلہ بڑی تیزی سے جاری ہے، ایسے میں قادیانیت کو بھی قدم جمانے کا موقع مل سکے گا۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۱۸؍نومبر ۲۰۱۷ء)

توہین رسالت قوانین منسوخ کرنے کا

امریکی مطالبہ

حضرت مولانا محمد ازہر مدظلہ

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ذیلی ادارے ’’یو پی آر‘‘ کے اجلاس میں امریکا نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ توہین رسالت کے قوانین کو منسوخ کردے۔ امریکی نمائندے جیمز بریلینن کا کہنا تھا کہ توہین رسالت کا قانون اور سزائیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں، اس قانون کو جتنی جلد ہوسکے منسوخ کرکے نیا قانون نافذ کیا جائے۔ نیز پاکستانی حکومت ختم نبوت کے معاملے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف تحقیق کرے اور سیکورٹی ادارے اپنا بھرپور کردار کریں۔ برطانیہ کی نمائندہ میرام شارمن نے کہا کہ ہم اس بات پر متفق ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کی آزادی کا فقدان ہے، ہماری خواہش ہے کہ پاکستان میں موجود دیگر مذاہب کے لوگ بھی امتیازی سلوک کے بغیر انتخابات میں آزادانہ حصہ لے سکیں۔ (قومی اخبارات،۱۵؍نومبر۲۰۱۷ء)

توہین رسالت قوانین کی منسوخی کا امریکی مطالبہ نیا نہیں، جس وقت پاکستان کی پارلیمنٹ نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر موت کی سزا کا قانون منظور کیا تھا، اسی وقت مغربی ممالک اور پاکستانی سیکولر حلقوں نے اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا تھا۔ جس کا مطلب معاذ اللہ یہ ہے کہ توہین رسالت بھی انسانی حقوق میں شامل ہے اور یہ حق مانگا جارہا ہے کہ کوئی بدبخت توہین رسالت کا ارتکاب کرنا چاہے تو اُسے اس کا حق حاصل ہو۔ اس معاملہ میں قانون کو حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ واضح رہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کو تسلیم نہیں کرتا تو اس کی کوئی سزا نہیں ہے، بلکہ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاتی طور پر اذیت دی تھی، مثلاً راستے میں کانٹے بچھائے یا سجدہ کی حالت میں آپؐ کے جسد اطہر پر اوجھڑی ڈالی یا دیگر ایذائیں پہنچائیں اُن کو معاف کردیا گیا لیکن مقام و منصب نبوت کی توہین کرکے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچانے والوں کو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معافی دی، نہ امت میں کسی اور کو معافی دینے کا حق ہے۔

قاضی عیاضؒ نے اپنی مشہور کتاب ’’الشفاء‘‘ میں توہین رسالت کے مجرمین کعب بن اشرف، ابو رافع، نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط، ابن خطل، لونڈی قرتنیٰ اور لونڈی قریبہ وغیرہ کے نام لکھے ہیں، جن کو فرمانِ رسالت کے تحت قتل کیا گیا۔ توہین رسالت کے مجرموں کو قتل کرنے والوں میں کبار صحابہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت زبیرؓ شامل ہیں۔ توہین رسالت کے جرم کی سنگینی کا اندازہ ابن خطل کے قتل کے واقعے سے لگایا جاسکتا ہے، ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تھا پھر مرتد ہوکر مکہ چلا گیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں نہ صرف اشعار کہا کرتا تھا بلکہ ان اشعار کو دعوتوں اور تقریبات میں ساز و سرود کے ساتھ گلوکار لونڈیوں کے ذریعے گانے کا اہتمام کیا کرتا تھا۔ فتح مکہ کے دن رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام معافی کا اعلان فرمایا، لیکن ابن خطل کے قتل کا حکم جاری فرمایا۔ ابن خطل نے بیت اللہ میں جاکر غلافِ کعبہ کو اپنے اوپر لپیٹ لیا۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابن خطل کو وہاں پر اسی حالت میں قتل کردیا جائے، چنانچہ حضرت سعد بن حارث نے بیت اللہ میں جاکر اسی حالت میں ابن خطل کو قتل کردیا۔ (الصارم المسلول، ص:۱۲۲، زرقانی، ص:۳۱۴، ج:دوم، صحیح مسلم کتاب المغازی، ج:دوم) امام ابوبکر الجصاصؒ لکھتے ہیں کہ کسی مسلمان کو اس سے اختلاف نہیں کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت اور ایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہو تو وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ (احکام القرآن، ج:۳، ص:۸۶)

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: ’’جو شخص رسول اللہ کو گالی دے، خواہ مسلم ہو یا کافر، تو وہ واجب القتل ہے اور میری رائے یہ ہے کہ اُسے قتل کیا جائے اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے۔‘‘ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ص:۵)

ناموس رسالت پر قربان ہونے والے پروانوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت دور سے ممتاز قادری شہید تک ایک طویل قطار نظر آئے گی اور جب تک دنیا قائم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ امتی بھی ناموس رسالت پر جان قربان کرنے سے دریغ نہیں کرے گا، جو لوگ توہین رسالت قانون کی منسوخ کا مطالبہ کررہے ہیں اور اس کی سزائے موت کو سخت سزا قرار دیتے ہیں اُن سے یہ سادہ سا سوال ہے کہ اگر آپ کے دلوں میں اسلام دشمنی اور پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت وایذا رسانی کا کوئی مکروہ عزم نہیں تو آپ موت کی سزا سے خوفزدہ کیوں ہیں؟

عیسائی اور یہودی ممالک حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی توہین کرنے والے کے لئے سخت ترین اور عبرتناک سزا تجویز کریں تو مسلمانوں کو اس سے کوئی خوف نہیں، اس لئے کہ کوئی مسلمان اللہ کے ان معصوم پیغمبروں کی توہین کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں کے دلوں میں بھی کھوٹ اور توہین رسالت کا روگ نہیں ہے تو انہیں توہین رسالت پر سخت سزا کا خوف کیوں ہے؟

اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے کے اجلاس میں امریکا و برطانیہ نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ پاکستانی حکومت ختم نبوت کے معاملہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف تحقیق کرے اور سیکورٹی ادارے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

یاد رہے کہ قادیانیوں اور ان کی سرپرست لابیوں کی طرف سے پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا عنوان دے کر پاکستان کو جس قانون کی وجہ سے بدنام کیا جاتا ہے، وہ ۱۹۸۴ء کا صدارتی آرڈی نینس ہے جس کے تحت صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا تھا، اس کے بارے میں امریکا، برطانیہ اور مغربی لابیوں کا یہ کہنا ہے کہ اس کے ذریعے قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہوگئے ہیں، چنانچہ امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لئے امریکی امداد کی شرائط میں ایک شرط یہ بھی رکھی ہوئی ہے کہ: ''امریکی صدر ہر سال اپنے سرٹیفکیٹ میں یہ بھی لکھیں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتی گروہوں مثلاً احمدیوں کی مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کردی ہیں جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔''

اس سلسلے میں گزارش ہے کہ قادیانیوں کو اسلام اور دیگر شعائر کے استعمال سے روکنا آئینی اور دستوری تقاضا ہے، اس لئے کہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ایک جداگانہ مذہب ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ قادیانی اس سے پہلے اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کرتے تھے، اس قانون کے بعد انہیں اس روش سے باز آنا چاہئے تھا مگر مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے وہ بدستور اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے رہے۔ جسے ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈی نینس کے تحت خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔ قادیانیوں کے ساتھ ہمارا اختلاف صرف کفر و اسلام کا نہیں بلکہ ہمارے حقوق پامال کرنے کا بھی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح نبوت کا جھوٹا دعویٰ بہاء اللہ ایرانی نے بھی کیا تھا، ہم بہائیوں کو کافر سمجھتے ہیں لیکن ہمارا ان سے قادیانیوں کی طرح کوئی تنازع نہیں، کشمکش کی فضا نہیں، اس لئے کہ وہ اسلام کا نام لے کر اپنا تعارف نہیں کرواتے، کلمہ طیبہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکا نہیں دیتے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہتے، اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتے، اپنے مرکز کو اسلام آباد نہیں کہتے، ہم انہیں کافر سمجھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کوئی تنازع یا کشمکش نہیں۔

قادیانی، مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا پرچار کرتے ہیں، لیکن نام ہمارا استعمال کرتے ہیں، ہم اس دھوکے، فراڈ اور فریب کی اجازت نہیں دے سکتے، اگر انصاف کیا جائے تو انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہم نہیں کررہے بلکہ قادیانی کررہے ہیں، ہمارے حقوق قادیانیوں کے ہاتھوں پامال ہورہے ہیں، اس لئے کہ اسلام، مسجد، اذان، کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی شعائر دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی پہچان اور شناخت ہیں، اپنی شناخت کا تحفظ مسلمانوں کا حق ہے۔ شناخت کی حفاظت انسانی حقوق میں شامل ہے جسے قادیانی مسلسل پامال کررہے ہیں۔ امریکا، برطانیہ اور مغربی ممالک کو قادیانیوں کے مسئلے پر جذباتیت کی بجائے سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں نزاع اور تناؤ کی اصل وجہ کیا ہے؟ اگر قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے نام پر فریب دہی کا سلسلہ بند کردیں، مسلمانوں کی مذہبی شناخت کو مجروح نہ کریں، ان کی مذہبی شناخت پر حملہ آور نہ ہوں اور دنیا میں اپنا تعارف مسلمان کے طور پر نہ کرائیں تو ہمارے اور اُن کے درمیان کفر اور اسلام کے فاصلے تو قائم رہیں گے لیکن تناؤ اور کشیدگی میں ایک حد تک کمی آجائے گی۔ شاید تناؤ اور کشیدگی میں یہ کمی قادیانیوں کے لئے ہدایت وحق شناسی کا کوئی دروازہ کھول دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۱ نومبر ۲۰۱۷ء)

دوروزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی ورکشاپ

رپورٹ: حافظ قاضی محمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ نارتھ کراچی کے زیر اہتمام جامعہ مدنیہ للبنات متصل جامع مسجد مدنی آدم نگر میں دوروزہ تحفظ ختم نبوت وتردید قادیانیت، تربیتی ورکشاپ کا انعقاد زیر سرپرستی اہلیہ محترمہ ومکرمہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ اور زیر نگرانی استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سعداللہ مدظلہ مہتمم مدرسہ مدنیہ للبنات کیا گیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے درس دیا۔

پروگرام کا آغاز ۱۳ر نومبر صبح دس بجے اقرأ روضۃ العلم کے استاذ، شعبہ حفظ کے نگران مولانا قاری ارسلان کی تلاوت سے ہوا، بعدازاں حمد ونعت سید سعداللہ شاہ نے پیش کی۔ پروگرام کی غرض وغایت پروگرام کے منتظم اور نگران مولانا سعداللہ مدظلہ نے بیان کی۔

کورس کے پہلے مدرس مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی تعریف، عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کرنے کے علاوہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول اور حیات طیبہ پر تفصیل سے درس دیا۔ عقیدۂ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے مولانا نے پانچ بنیادی اور تمہیدی باتیں کیں:

۱:... دنیا میں بعثت اور تشریف آوری کے اعتبار سے سب سے پہلے نبی سیدنا آدم علیہ السلام ہیں: ''اول الانبیاء آدم۔''

۲:... دنیا میں آنے والے سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں: ''وآخرھم محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔''

۳:... سب سے پہلا وہ جس سے پہلے کوئی نہ ہو، سب سے آخری وہ جس کے بعد کوئی نہ ہو۔

۴:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا ایسا ہی ضروری ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک ماننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت پر ایمان لانے والا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا تو یہ مسلمان نہیں ہے۔

۵:... عقیدۂ ختم نبوت محفوظ تو سارا دین محفوظ، عقیدۂ ختم نبوت غیر محفوظ تو سارا دین غیر محفوظ۔ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی روح اور اساس ہے، اس عقیدہ سے انحراف سے سارے دین کا انکار لازم آتا ہے، اس کے اقرار میں سارے دین کا اقرار ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کی تعریف: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا کوئی اور نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام قسم کے مراتب نبوت رب کریم نے بند اور ختم کردیے ہیں، اب قیامت آئے گی نبوت نہیں آئے گی۔

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا: قرآن کریم کی سو آیات مبارکہ، ۲۱۰ احادیث طیبہ، اجماع صحابہ کرامؓ، اجماع امت، جنگ یمامہ میں ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی شہادت، ۱۴سو سال سے امت کا اتفاق، جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کام میں امت کی قربانیاں، اس اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ اسی طرح موجودہ دور میں پاکستان میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کی شہادت، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا جانا، ۱۹۸۴ء کی تحریک امتناع قادیانیت آرڈی نینس

ESTD 1980
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

کا نفاذ اس طرح کی اور بے شمار قربانیاں ہیں جن سے اس عقیدہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول اور حیات طیبہ بیان کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق قرآن کریم نے مختلف مواقع پر بہت تفصیل سے آیات وبینات پیش کرکے انسانیت کی راہنمائی فرمائی ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اس وقت دنیا میں چار قسم کے نظریات رائج ہیں جن میں تین باطل اور ایک صحیح اور حق ہے۔

یہود و نصاریٰ اور قادیانیت تینوں کے نظریات باطل، من گھڑت، ہوا پرستی، بغض وعناد اور مفادات پر مبنی ہیں جبکہ صرف اسلام کا نظریہ ہی حق اور قرآن و سنت، آثار صحابہ اور تعامل امت کے عین مطابق صحیح ہے، یہاں اختصار سے صرف اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

☆… عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام ہی مسیح ہدایت ہیں ایک مرتبہ دنیا میں فریضہ نبوت کی ادائیگی کے لئے مبعوث ہو چکے ہیں۔

☆… یہود و نصاریٰ کے ناپاک اور گندے ہاتھوں سے محفوظ رہے، زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے۔

☆… آسمان پر موجود ہیں، قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تفصیلات کے لئے علامات قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام از مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ مطالعہ فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے مرزا قادیانی کے کردار، دجال کی حقیقت اور مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری پر بہت احسن انداز میں درس دیا، علامات قیامت اور دجال کے متعلق تفصیلی گفتگو کی، دجال سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے احادیث مبارکہ میں پیش کردہ تفصیلات اور تلبیسات مرزا غلام احمد قادیانی کا موازنہ کیا، جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال اکبر جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا کا شاخسانہ بنا کر پیش کیا۔

پروگرام کے اختتام پر خواتین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کتب، لٹریچر اور رسائل کے ساتھ ساتھ اسناد بھی تقسیم کی گئیں، علاقہ بھر کی متعدد خواتین نے نہ صرف شرکت کی بلکہ پروگرام کو سراہا اور آئندہ جاری رکھنے کا عندیہ دیا۔

☆☆…………☆☆

ختم نبوت کانفرنس، تخت نصرتی

کرک…… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تخت نصرتی ضلع کرک کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان، تاریخی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں تحصیل کی سطح پر اجلاس کئے گئے۔ پوری تحصیل کے تقریباً ہر اسکول، کالج میں بیانات کئے گئے، اسی طرح ہر چھوٹی بڑی مسجد میں بیانات کئے گئے اور لوگوں کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ خصوصی ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ ایک دن پہلے سے اسٹیج کی تیاری شروع ہوئی جو رات گئے تک جاری رہی۔ صبح سویرے ذمہ داران حضرات اسپورٹس اسٹیڈیم پہنچنا شروع ہوگئے۔ پورے پنڈال کو دن بارہ بجے سے پہلے بینروں سے سجایا گیا، ٹھیک دو بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تخت نصرتی کے امیر مولانا عبدالرزاق کی صدارت میں کانفرنس کا آغاز علاقے کے مشہور قاری غلام فرید شاکر کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔

مہمانان خصوصی کے قریب آنے کی اطلاع ملی تو تحصیل امیر کی قیادت میں ایک عظیم الشان موٹر سائیکل ریلی جس پر سفید جھنڈوں پر ختم نبوت زندہ باد لکھا گیا تھا، جلسہ گاہ سے تقریباً ۸ کلومیٹر تک مہمان خصوصی کے استقبال کے لئے روانہ ہوئی۔ اسی ریلی میں مہمانوں کو جلسہ گاہ لایا گیا، مہمانان خصوصی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، شیخ الحدیث حضرت مولانا عطاء الرحمٰن آف کوہاٹ، ختم نبوت کا پروانہ چچا عنایت آف پشاور شامل تھے۔

سب سے پہلے ضلعی مبلغ مولانا علی عثمان نے بیان کیا اور لوگوں کے سینوں کو گرمایا، درمیان میں نعت خوانی کی گئی، اس کے بعد صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی۔ اسپورٹس اسٹیڈیم میں اگرچہ کافی بڑا پنڈال تیار کیا گیا تھا لیکن پھر بھی وہ تنگ پڑ گیا۔ مہمان خصوصی کے بیان سے پہلے تحصیل امیر مولانا عبدالرزاق نے مہمانان گرامی اور پورے مجمع کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی خطیب بے بدل، شعلہ بیان مقرر، مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کا ایک گھنٹہ تک بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ میں جب بھی کوئی گستاخ رسول یا جھوٹا مدعی نبوت نکلا ہے، امت مسلمہ میں اس کے خلاف رجال کار میدان میں کود پڑے ہیں، جب تک اس کو انجام تک نہ پہنچایا ہو اس وقت تک نہیں چھوڑا ہے۔ ہمارے اکابرین نے بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا ہر وقت، ہر جگہ پر تعاقب کیا ہے اور ہم مرتے دم تک یہ سلسلہ جاری رکھیں گے، لیکن ان کو اللہ کے فضل سے کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ہمارے بڑوں نے اس سلسلے میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔ لیکن ختم نبوت کے کام کو چھوڑا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاندانِ قاسمی کا چراغِ شب تاب

مولانا ندیم الواجدی

کل رات ہزاروں کی بھیڑ نے ایک نحیف ونزار اور بے جان جسم کو جو بیماریوں سے لڑلڑ کر مشت استخواں بن چکا تھا اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اس کی آخری منزل تک پہنچا دیا، نگاہوں کے سامنے سے وہ منظر نہیں ہٹتا جب ہر شخص اس جنازے کو کندھا دینا چاہتا تھا، کندھا نہ دے پانے کی صورت میں وہ صرف اس چارپائی کو ہاتھ لگانے کی کوشش کررہا تھا جس پر یہ بے جان جسم رکھا ہوا تھا، اُن کے گھر سے دارالعلوم کا فاصلہ اتنا مختصر ہے کہ اسے فاصلہ بھی نہیں کہہ سکتے مگر جنازے کو وہاں تک پہنچنے میں خاصا وقت لگ گیا، نماز جنازہ سے کافی پہلے احاطہ مولسری، باب قاسم کا اندرونی حصہ، باب قاسم سے باہر محلّہ دیوان تک بسر ہی سر تھے، اندرون دارالعلوم دونوں طرف کی درس گاہیں اور ان کی چھتیں بھی لوگوں سے بھری ہوئی تھیں، ہزاروں افراد دارالعلوم کے صحن چمن میں دورویہ قطاریں بنا کر کھڑے ہوئے تھے، جو جگہ نہ ہونے کے باعث نماز سے محروم رہ گئے، یا اللہ! یہ کس عاشق کا جنازہ ہے جو اس قدر دھوم سے نکل رہا ہے، سڑکیں، راستے اور گلیاں اپنی تنگ دامانی کا شکوہ کررہی ہیں، یہ جنازہ تھا خاندان قاسمی کی چوتھی نسل کے ایک ممتاز عالم مولانا محمد اسلم قاسمی کا، جنہوں نے طویل علالت کے بعد کل دن میں داعی اجل کو لبیک کہا، جنازے میں اللہ ہوئی بھیڑ کو دیکھ کر ان کی مقبولیت کا اندازہ ہوا، واقعی آج بھی ہمارے یہاں نسبتوں کا بڑا احترام ہے، مولانا محمد اسلم قاسمی جن بلند پایہ نسبتوں کے امین تھے ان میں ایک نسبت تو علم دین کی نسبت تھی جس کا اظہار کبھی درس وتدریس کبھی وعظ وتقریر اور کبھی تحریر وتصنیف کے ذریعے ہوتا رہتا تھا، اس کے علاوہ بھی ان کو کئی بلند پایہ نسبتیں حاصل تھیں، وہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کے پڑپوتے تھے، اور ان کے علوم ومعارف کے شارح وترجمان بھی، وہ دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم اور نظام حیدرآباد کے سابق چیف جسٹس مولانا حافظ محمد احمدؒ کے پوتے تھے، وہ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے بیٹے تھے، جنہوں نے ساٹھ سال تک دارالعلوم دیوبند کا انتظام سنبھالے رکھا، مولانا اسلم قاسمی کو جن لوگوں نے دیکھا ہے اور جن لوگوں نے سنا ہے وہ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ وہ اپنے والد بزرگوار کا عکس جمیل تھے، نہ صرف ظاہری رکھ رکھاؤ میں بل کہ اپنے باطنی اوصاف میں بھی وہ اپنے والد محترم کے اوصاف کا حسین پرتو نظر آتے تھے، جب تقریر کرتے تو آواز کے نشیب وفراز، الفاظ کے دروبست اور علوم ومعارف کے بہاؤ سے صاف محسوس ہوتا کہ مولانا اسلم کے قالب بدن میں حکیم الاسلام کی روح حلول کرگئی ہے اور ان کی زبان حکیم الاسلام کی ترجمان بن گئی ہے، ظاہر وباطن کی اتنی مشابہت کم ہی دیکھی گئی ہوگی۔

مولانا محمد اسلم قاسمی کے بارے میں اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ وہ ہمارے دور کا ایک علمی معجزہ تھے، اس جملے کی وضاحت کے لئے مجھے کافی پیچھے لوٹنا ہوگا، اپنے دور طالب علمی کی طرف، ہم دیکھتے تھے کہ ایک صاحب جن کی عمر چالیس پینتالیس کے آس پاس ہوگی دارالعلوم دیوبند کے ایک دفتر میں آتے جاتے ہیں، یہ دفتر دارالعلوم دیوبند کے شعبۂ برقیات کا تھا، یہ خالص انتظامی شعبہ تھا، علم سے اس کا صرف اس قدر واسطہ تھا کہ وہ اہل علم کو روشنی بہم پہنچاتا تھا، دارالعلوم میں داخل ہونے کے بعد دائیں طرف شعبۂ برقیات کا دفتر ہوا کرتا تھا، اجلاس صد سالہ کے موقع پر اس دفتر کو خالی کراکے راستہ بنادیا گیا تھا، جو آنے جانے والوں کو دارالعلوم دیوبند کی لائبریری، تنظیم وترقی کے دفتر اور دارالصنائع کے احاطے تک پہنچاتا ہے، میں نے جس شخص کا ذکر کیا ہے ان کا نام تھا مولانا محمد اسلم قاسمی، شعبۂ برقیات ان ہی کی نظامت میں کام کرتا تھا، طلبہ میں عام تأثر یہ تھا کہ بس یہ ایک صاحبزادے ہیں، علمی قابلیت ان میں کچھ خاص نہیں، ورنہ وہ بھی اپنے برادر معظم حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کی طرح دارالعلوم دیوبند کی کسی درس گاہ میں پڑھاتے ہوئے نظر آتے، دارالعلوم سے نکل کر وہ اپنے تجارتی مکتبے کتب خانہ قاسمی میں جا بیٹھتے، ان کے حال احوال دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ عالم بھی ہیں، اللہ معاف کرے اوروں کی طرح ہم بھی اسی گمان فاسد میں مبتلا تھے، آہستہ آہستہ ان کے جوہر کھلے اور کھلتے چلے گئے، بیس پچیس سال تک غیر علمی مصروفیتوں سے نکل کر وہ ایک علمی معجزے کی صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہوئے، اس وقت اندازہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی خصوصیتوں سے نواز رکھا تھا، بس وہ ان کے اندر کہیں چھپی ہوئی تھیں، مناسب وقت آیا تو اللہ نے ان کو ظاہر بھی کردیا۔

۱۹۷۷ء کی بات ہوگی جب دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ نے دارالعلوم دیوبند کا اجلاس صد سالہ (سوسالہ جشن) منانے کا فیصلہ کیا، وہ بھی چھوٹے موٹے پیمانے پرنہیں بل کہ عالمی پیمانے پر، جشن کی تیاریوں کے لئے ایک دفتر بنایا گیا، اولاً اس کے ذمہ دار مولانا حامد الانصاری غازیؒ بنائے گئے، موصوف اپنی پیرانہ سالی کے باعث اپنی ذمہ داریوں کوکما حقہ انجام نہ دے سکے، دوسال بعد اس دفتر کا انچارج مولانا اسلم قاسمی کو بنادیا گیا، کام بڑا تھا، وقت کم تھا، لگتا نہیں تھا کہ اجلاس صد سالہ مقررہ وقت پر ہوبھی پائے گا یا نہیں، مگر دیکھتے ہی دیکھتے دفتر صد سالہ پر جمی برف کی تہیں پگھلنے لگیں اور کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ اس کی کارگزاریوں کے اثرات صاف نظر آنے لگے، مولانا اسلم صاحب قاسمیؒ نے سب سے پہلے مختلف کاموں کے لئے مناسب اور موزوں افراد کار کا انتخاب کیا، اور ان کی مدد سے سال ڈیڑھ سال کے عرصے میں وہ کر دکھایا جو کبھی خواب لگتا تھا، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دیوبند کی عیدگاہ کے عقب میں واقع قاسم پورہ روڈ کے دونوں جانب کی زمینوں پر حد نظر تک پنڈالوں اور خیموں کا شہر آباد ہوچکا ہے، ابھی ۲۱،۲۲،۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کی آمد میں کچھ وقت ہے مگر خیموں کا یہ شہر مہمانوں کے استقبال کے لئے دلہن کی طرح سجادیا گیا ہے، اسٹیج بھی اس قدر وسیع وعریض کہ شاید ہی اس سے پہلے کبھی بنا ہوا ہو بل کہ بعد میں بھی کبھی نہیں بنا، مہمان بھی ہر طرح کے، عالمی شخصیات بھی بڑی تعداد میں آنے والی تھیں، تین دن کے اجلاس کا پروگرام، طعام وقیام کا نظم، میٹنگیں، سیمینار، مشورے، ہر کام اس طرح ہورہا تھا اور اس طرح ہوا کہ آج بھی تصور کرکے حیرت ہوتی ہے، یہ سب کام مولانا اسلم قاسمیؒ کی قیادت میں، ان کی نگرانی میں، اور ان کی فعال شخصیت کے زیر سایہ انجام دیے جارہے تھے، دارالعلوم دیوبند کا جشن صد سالہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ منایا گیا، بلاشبہ ان رعنائیوں میں مولانا اسلم قاسمیؒ کی انتظامی صلاحیت اور بصیرت کا جلوہ نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔

جشن صد سالہ تو ہوگیا، مگر اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کو جن ناگفتہ بہ حالات سے گزرنا پڑا وہ اگرچہ اب تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں مگر دل سے محو نہیں ہوسکے ہیں، تفصیل کی نہ ضرورت نہ موقع مختصراً اتنا عرض ہے کہ حالات اتنے بگڑے کہ دارالعلوم بند کرنا پڑا، کیمپ کی شکل میں متوازی دارالعلوم قائم ہوگیا، مولانا قاری محمد طیب صاحب کو منصب اہتمام سے ہٹادیا گیا، کیمپ ختم ہوگیا، دارالعلوم کھل گیا، حضرت قاری صاحبؒ کے ساتھ پچاسی ملازمین دارالعلوم سے باہر آگئے، مولانا اسلم قاسمی بھی ان پچاسی لوگوں میں شامل تھے، اجلاس صد سالہ کی مصروفیات کے دوران مولانا اسلم صاحب کا تجارتی مکتبہ روبہ زوال ہوچکا تھا، ملازمت ختم ہوگئی تھی، اقتصادی طور پر اوروں کی طرح مولانا بھی پریشان ہوگئے تھے، ان کا ارادہ تھا کہ وہ بیرون ملک چلے جائیں، یا علی گڑھ جاکر کسی مناسب ملازمت کے لئے انٹرویو دیں، مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، دارالعلوم وقف دیوبند کی بنیاد پڑی داخلے ہوئے، اسباق کا آغاز ہوا، پڑھانے والوں میں مولانا اسلم قاسمی بھی شامل تھے، حیرت سب کو ہوئی، مگر یہ حیرت جلد ہی دور بھی ہوگئی، لوگوں نے دیکھا کہ جیں پچیس سال قبل جو کتابیں انہوں نے طاق نسیان پر رکھ دی تھیں وہ ابھی تک ان کو ازبر ہیں، وہ ایک کامیاب مدرس بن کر ابھرے، اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل کر ملک وبیرون ملک میں وعظ وتقریر کا سلسلہ بھی شروع کیا، اس میدان میں بھی وہ کامیاب رہے، عصر بعد کی مجلسیں بھی شروع ہوئیں، یہ مجلسیں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے زمانے میں بھی ہوا کرتی تھیں، یہاں بھی انہوں نے دل نشیں نقش چھوڑا اس طرح ہم ایک نئی شخصیت سے متعارف ہوئے، جو ۸۰ء سے پہلے کی شخصیت سے یکسر مختلف تھی، میں اس تبدیلی کو علمی معجزے سے تعبیر نہ کروں تو اس کو کیا نام دوں؟

مولانا اسلم قاسمیؒ بہترین شاعر بھی تھے، مگر اپنے آباء کی طرح انہوں نے اس کو کبھی پیشہ یا مشغلہ نہیں بنایا، سیرت حلبیہ کا اردو ترجمہ کیا، بچوں کے لئے سیرت کی ایک عربی کتاب کا ترجمہ بھی کیا، جو سیرت پاک کے نام سے چھپ چکی ہے، اسلوب نگارش بڑا عمدہ اور متاثر کن تھا، اشعار میں بھی بڑی پختگی تھی، ان سب سے بڑھ کر اہم بات یہ تھی کہ وہ گوناگوں اخلاق عالیہ سے بھی متصف تھے تواضع، انکساری، خوش خلقی، ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جس سے ملتے اس پر اپنے تعلق خاطر کا گہرا نقش قائم کردیتے، راقم السطور بھی ان لوگوں میں شامل ہے جن سے مولانا کی ملاقات دید وشنید تک محدود نہ تھی، طالب علمی کے دور میں احقر نے ان کی فرمائش پر کئی عربی کتابوں کے ترجمے لکھ کر ان کو دیے، جو ان کے مکتبہ سے شائع بھی ہوئے، دفتر رسالہ دارالعلوم میں بہت سے لوگ مدیر رسالہ مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصرؒ کی باغ وبہار شخصیت کی بزم گرم گفتگو سے لطف اندوز ہونے کے لئے تقریباً ہر روز جمع ہوتے تھے ان میں ایک اہم شخصیت مولانا اسلم صاحبؒ کی بھی تھی، احقر بھی اس مجلس کے دریوزہ گروں میں شامل تھا، اس مجلس میں بھی مولانا کا وقار قابل دید ہوا کرتا تھا، جب وہ بات کرتے تو زبان سے پھول جھڑتے ان کی گفتگو سننے کے لئے حاضرین مجلس ہمہ تن گوش ہوجاتے، یہ مختصر مضمون زیادہ تفصیل کا متحمل نہیں، لوگ لکھیں گے، اور ان کی زندگی کے کچھ اور گوشے تفصیل واختصار کے ساتھ ابھر کر سامنے آئیں گے، صحیح معنی میں اسی وقت ان کی شخصیت کے کمالات کا صحیح اعتراف واظہار ہوگا، اخبار کے مختصر کالم میں اس قدر گنجائش کہاں؟ بس ان دو مصرعوں کے ذریعے اپنے دلی رنج والم کا اظہار کرکے اپنی بات ختم کرتا ہوں ۔

آں قدح بہ شکست وآں ساقی نہ ماند

اور

مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

☆☆..................☆☆

موت العالِم موت العالَم

ایک اور مدنی چراغ بجھ گیا!

مولانا محمد نعمان ارمان مدنی، مسجد الحبیب سپریم کورٹ کراچی

بنگلہ دیش کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، خطیب شیریں بیاں، استاذ الاساتذہ، یادگار اسلاف، میرے والد ماجد، میرے شیخ، میرے استاذ اور مربی حضرت علامہ حافظ محمد سلیمان ارمان القاسمی نور اللہ مرقدہ بھی ۴؍نومبر ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے بعمر ۹۸ سال کلمۂ طیبہ کا ورد کرتے اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس وقت بندۂ ناچیز کا ذہن اس صدمہ سے اس قدر منتشر ہے کہ کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا لکھوں اور کہاں سے شروع کروں؟ پھر بھی میرے محترم مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر احباب کی طرف سے بے حد اصرار سے مجبوراً تحریر قرطاس اٹھایا ہے۔ واللہ الموفق۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے والد صاحبؒ کو اس قدر کمالات ظاہری و باطنی سے نوازا ہے جس کا احاطہ کم از کم مجھ جیسے نالائق و ناہنجار کے لئے ناممکن ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر خصوصی کمالات کی بارش فرما رکھی تھی۔ اردو ادب ہو یا عربی و فارسی ادب، شاعری ہو یا نثر، آپ سب میں یکساں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ ان کی تمام خوبیوں اور اوصاف کے متعلق لکھنے جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

کیوں نہ ہو آخر یہ بھی تو ازہر الہند دار العلوم دیوبند کے ایک روحانی فرزند تھے۔ ۱۹۵۲ء میں دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد اپنے شیخ و استاذ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے، تاکہ ظاہری علوم کی تکمیل کے ساتھ سلوک کی منازل کی بھی تکمیل ہوسکے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے اس میں بھی کامیابی عطا فرمائی اور حضرت مدنیؒ کے مجازین میں شامل ہوگئے۔

والد صاحبؒ کے اساتذہ کرام میں حضرت شیخ مدنیؒ کے علاوہ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی، شیخ الادب مولانا اعزاز علی دیوبندی، امام المنقولات والمعقولات شیخ الفنون علامہ ابراہیم بلیاوی، علامہ اشتیاق احمد دیوبندی، حکیم الاسلام قاری محمد طیب آپ کے مفتی [illegible] رحمہم اللہ تعالیٰ قابل ذکر ہیں۔

اپنے شیخ و اساتذۂ کرام کے حکم پر دار العلوم دیوبند کے بعد برصغیر کے سب سے بڑے دینی ادارہ جامعہ دار العلوم ہاٹ ہزاری میں تقریباً پینسٹھ سال تک تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا:

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج اس کی کل ہماری باری ہے

حضرت والد گرامی کی رحلت عالم اسلام کے لئے بالعموم اور جامعہ کے روحانی فرزندوں اور علماء کرام کے لئے بالخصوص عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’علم کے اٹھ جانے کا مطلب یہ نہیں کہ علم سینوں سے نکال لیا جائے گا بلکہ اہل علم کو اٹھالیا جائے گا۔‘‘ یعنی اہل علم بہت کم وقفے سے دار فانی سے رخصت ہوجائیں گے۔ یہی اہل علم جو شریعت وطریقت کے جامع ہوں، انبیاء علیہم السلام کے وارثین ہیں ایسا ہی وارثین علوم نبوت اور علماء ربانیین کے قافلہ سالار میرے والد گرامی بھی تھے۔

حضرت (والدؒ) کی دینی خدمات روز روشن کی طرح آشکارا ہیں، آپ کی دینی تربیت کے لئے خداوند قدوس نے دار العلوم دیوبند کے چشمۂ صافی سے فیضیاب ہونے کا بھرپور موقع دیا اور وقت کے جبال علم اور اصحاب علوم وعزیمت سے رُشد وہدایت کا سبق لیا اور وہاں سے آفتاب و ماہتاب بن کر توحید وسنت اور ترویج شریعت وطریقت کرتے رہے، آپ کے شاگرد کثیر تعداد میں پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

والد صاحبؒ فی البدیہ شعر گوئی میں بھی کمال رکھتے تھے، جس کی وجہ سے بڑے بڑے شاعروں کے حلقوں میں بھی بہت مقبول تھے۔ ۲۰۰۳ء کے ایک خط میں میرے بیٹے اور اپنے پوتے حافظ کلیم اللہ نعمان ارمان کو خطاب کرکے دنیا کی بے ثباتی کو یوں بیان کیا:

ہر رنگ یہاں رنگ بدلنے کے لئے ہے
چڑھتا ہوا خورشید بھی ڈھلنے کے لئے ہے
ہیں شمع و پروانے بس اک رات کی رونق
یہ دل ہے جو ہر حال میں جلنے کے لئے ہے
جذبات کے دھارے کو عبث روک رہے ہو
دریا کی تو ہر موج اچھلنے کے لئے ہے
کرتے ہو کیوں ارمان نکلنے کی تمنا
ارمان کہیں دل سے نکلنے کے لئے ہے؟

آپ کے دو مجموعۂ کلام ''ارمغانِ ارمان'' اور ''گلشن حبیب'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ جامعہ دارالعلوم ہاٹ ہزاری کی سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر ایک عجیب اقتباس قرآن پاک کی آیت سے نکالا جس پر اس وقت کے رئیس الجامعہ حضرت شاہ عبدالوہابؒ خلیفۂ مجاز حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بڑی دعائیں اور داد دے کر فرمایا کہ ابھی اسے مدرسہ کے مین گیٹ میں کندہ کرادو۔ الحمدللہ! آج بھی ۱۹۰۱ء ''نصر المنظورین'' کا اقتباس مین گیٹ میں لکھا ہوا ہے، جو قیامت تک یادگار رہے گا۔ ان شاء اللہ!

والد مرحوم کی علمی و عملی زندگی کا خلاصہ بس انہی الفاظ میں پیش کر کے میں اپنا مضمون کو ختم کرتا ہوں:

پیر و مرشد بھی ہو، والد بھی ہو استاذ بھی ہو
حسن کردار سے سجادۂ اجداد بھی ہو
آپ کے لطف و کرم وہ ہیں کہ بھولوں کیسے؟
آنکھوں سے دور ہی آنکھوں میں آباد بھی ہو

میرے والد صاحبؒ کی سعادت اور زندہ کرامات میں سے ہیں کہ اللہ نے ان کے آٹھ بیٹوں اور تین پوتے، تین پوتیوں کو، نواسوں اور نواسیوں کو حافظ قرآن اور عالم دین بنایا فالحمد للہ علی ذالک۔

اللہ رب العزت سے میری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان کی تمام دینی خدمات و حسنات کو قبول فرما کر مغفرت کاملہ اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین۔

☆☆.........☆☆

بقیہ:......سیرت النبی ﷺ کی ایک جھلک

عنہا یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور سب سے محبوب صاحبزادی تھیں، ان کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا تھا۔

انہیں صاحبزادی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب چلا ہے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما انہیں کے بطن سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کو جاری رکھنے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ جن کا لقب طاہر اور طیب ہے اور حضرت قاسم یہ دونوں صاحبزادے بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے، ہجرت سے قبل مکہ میں وفات پائی حضرت قاسمؓ، حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے یہ دو تین سال کے بعد وفات پائے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک جھلک ہے سیرۃ مبارکہ کا مطالعہ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مسلمان نمونہ کامل بنانے پر قادر نہیں ہوگا، آپ جہاں داعی برحق ہیں تو وہیں انسانِ کامل بھی ہیں۔ آپ شوہر بھی ہیں آپ باپ بھی ہیں، آپ خسر بھی ہیں آپ داماد بھی ہیں، آپ تاجر بھی ہیں آپ قائد بھی ہیں۔ آپ سپہ سالار بھی ہیں آپ مظلوم بھی ہیں، آپ مہاجر بھی ہیں آپ نے زخم بھی کھائے آپ نے مشقت بھی جھیلی آپ نے بھوک بھی برداشت کی آپ نے بکریاں بھی چرائیں آپ نے سیادت بھی فرمائی۔ آپ نے معاملات بھی کئے، آپ نے لین دین بھی فرمایا، آپ نے قرض بھی لیا، آپ نے ایک انسان کی حیثیت سے معاشرہ کا ہر وہ کام کیا جو ایک انسان فطری طور پر کرتا ہے۔ اس لئے آپ کو نمونہ بنائے بغیر نہ کوئی کامیاب باپ، شوہر، خسر، داماد، تاجر و سپہ سالار بن سکتا ہے اور نہ ہی حق تعالیٰ کی کما حقہ اپنی طاقت بھر اطاعت و عبادت کر سکتا ہے، آپ کی سیرت طیبہ حیات انسانی کے ہر گوشہ کا کامل احاطہ کرتی ہے۔ ☆☆

جوڑوں کے دردوں سے مکمل نجات
پرانے سے پرانا جوڑوں کا، گنٹھیا، کمر، پٹھوں، ٹانگ، ایڑی کے علاوہ ہر قسم کے دردوں سے مکمل نجات پائیں اور امراض معدہ کا جڑ سے مکمل خاتمہ، پوری عمر کے لئے
قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ
☆......نوسائیڈ ایفیکٹ ☆......گارنٹی
حکیم قاری ظفر اقبال، نزد حبیب بینک مانانوالہ شیخوپورہ
سیل: 0335-5150317

سکھر،لاڑکانہ اضلاع کا پانچ روزہ دورہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد حسین ناصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ ہیں۔ ان کی فرمائش پر پانچ روزہ دورہ پر ملتان سے روانہ ہوا۔ ۲۰/اکتوبر کا جمعہ پنو عاقل طے تھا۔ چنانچہ ۲۶/اکتوبر ملتان سے چل کر رات رحیم یار خان دفتر میں گزاری۔ رحیم یار خان کا دفتر ہمارے مولانا حافظ احمد بخشؒ کی حسین یادگار ہے۔ حافظ صاحب نے حضرت مولانا غلام ربانی، مولانا قاضی عزیز الرحمنؒ، مولانا قاری حماد اللہ شفیق اور دوسرے رفقاء کے تعاون سے خوبصورت دفتر تعمیر کرایا۔

اس وقت میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کے چیئرمین میاں عبدالخالق تھے۔ مذکورہ بالا حضرات کی سفارش سے میاں صاحب نے دفتر کے لئے جگہ الاٹ کی۔ مولانا قاضی عزیز الرحمنؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، مقامی مجلس کے امیر اور شہر کے وسط میں معروف دینی درسگاہ ''جامعہ قادریہ'' کے مہتمم تھے۔ شہر کے بااثر علماء کرام میں سے تھے، انہوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے شاندار دفتر تعمیر کرایا۔

دفتر سے ملحقہ جامعہ فاروق اعظم ہے۔ جامعہ کے بانی مولانا قاری حماد اللہ شفیق تھے۔ بھاری بھرکم وجود، دوستوں کے دوست، دشمنوں کے بھی محسن، بہت ہی مرنجان مرنج انسان تھے۔ جامعہ فاروق اعظم پہلے تعمیر ہوا، دفتر بعد میں۔ جامعہ میں ہر روز شہر کے علماء کرام کی محفل بپا ہوتی جس میں مولانا قاری امداد اللہ، مولانا عبدالصبور زاہد، مولوی شبیر احمد اور دیگر کئی ایک حضرات اس محفل کے ارکان تھے۔ محفل میں قومی و بین الاقوامی سیاسی مسائل، شہری معاملات، جماعتی رفقاء کے مصائب و آلام زیر بحث آتے اور شہری رفقاء کے تھانہ کچہری کے معاملات کے متعلق غور و خوض ہوتا اور ممکنہ تعاون و سرپرستی کی تجاویز عمل میں آتیں۔ افسوس کہ وہ مجلسیں رہیں اور نہ ہی مجلس قاری حماد اللہ شفیق برطانیہ کے سفر پر تھے کہ فرشتہ اجل نے آن لیا اور ۱۶/نومبر ۱۹۹۶ء کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کی اور دین پور شریف کے پاکیزہ قبرستان میں حضرت خلیفہ دین پوری، امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ، شیخ الاسلام حضرت درخواستیؒ، حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ سمیت دسیوں اکابر علماء کرام، مشائخ عظام کے ساتھ محو استراحت ہیں۔ قاری صاحب کو اللہ پاک نے آخری عمر میں ایک بیٹا عطا فرمایا، جو جامعہ خیرالمدارس ملتان کا فاضل ہے اور جامعہ فاروق اعظم کا مہتمم ہے، جس کا نام مولانا سعد اللہ شفیق ہے۔ اللہ پاک موصوف کو اپنے والد گرامی کی عظیم امانت جامعہ فاروق اعظم سنبھالنے کی توفیق نصیب فرمائیں آمین۔ دیگر رفقاء سید توصیف احمد شاہ، محمد ندیم لوہار مارکیٹ، حافظ محمد رمضان، قاری شبیر احمد اور بھائی محمد نثار سے ملاقات ہوئی۔ رات آرام و قیام دفتر میں رہا۔ صبح کی نماز کے بعد پنو عاقل کے لئے روانگی ہوئی۔ پنو عاقل مجلس کا موثر یونٹ ہے۔ مولانا قاری خلیل الرحمن امیر ہیں اور شیخ عبدالغفار، غلام شبیر شیخ، قاری عبدالقادر، مولانا محمد حسن جتوئی اس یونٹ کے ذمہ دار ہیں، ہر سال ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھاری بھرکم جو قافلہ شریک ہوتا ہے۔ امسال بھی ۱۹، ۲۰/اکتوبر کو منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں ۱۵۰افراد نے شرکت کی۔ پنو عاقل میں پاک فوج کی بہت بڑی چھاؤنی ہے اور چھاؤنی کے متصل ایک روحانی چھاؤنی ہالیجی شریف ہے، جس کے بانی سلسلۂ قادریہ راشدیہ کے معروف شیخ طریقت حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ تھے جو ہمارے شیخ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پیر بھائی اور امام انقلاب حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹیؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت ہالیجویؒ کے بعد آپ کے جانشین مولانا محمود اسعد ہالیجویؒ تھے۔ اب اس عظیم خانقاہ کے سجادہ نشین مرشد الموحدین حضرت اقدس سائیں عبدالصمد ہالیجوی دامت برکاتہم العالیہ ہیں جو جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر بھی ہیں۔

جمعۃ المبارک کا خطاب مرکزی جامع مسجد میں ہوا اور عشاء کے بعد گول مسجد میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں تلاوت و نعت کے بعد ڈویژنل مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور راقم کے بیانات ہوئے، جس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی اگلے روز کئی ایک احباب کے ہاں دعا کے لئے حاضری ہوئی اور ظہر کی نماز سکھر دفتر میں ادا کی۔

لاڑکانہ میں تین روزہ ختم نبوت کورس:

لاڑکانہ دو سابق وزراء اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو، محترمہ بے نظیر بھٹو کا مولد و مدفن ہے۔ لاڑکانہ میں مولانا محمد علی حقانی نے جامعہ اشاعۃ القرآن والحدیث کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ حقانی صاحب کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو شہید جانشین اور مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ موصوف صاحب طرز اور شعلہ

بیان خطیب تھے، گھنٹوں بے تکان بولتے۔ شاعر انقلاب مرزا غلام نبی جانباز، سید امین گیلانی، آغا شورش کاشمیریؒ سمیت قدیم وجدید شعراؒ کے دیوان کے دیوان ان کے عظیم الشان حافظہ میں محفوظ تھے، جنہیں آپ موقع کی مناسبت سے پڑھ کر سامعین سے خوب داد وصول کرتے۔ ان کی گھن گرج سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوجاتا۔ ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہونے کے باوجود انہوں نے روحانی طب کو اختیار کیا اور صوبہ سندھ کے طول وعرض میں ان کے ولولہ انگیز بیانات ہوتے۔ ایک عرصہ تک جمعیت علماء اسلام کے صوبائی ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے انہوں نے سندھ میں جمعیت کو عوامی جماعت بنادیا۔ ان میں کئی کئی بیانات کرکے، خود بھی روتے مجمع کو رلاتے اور اہل حق کی مظلومیت کے واقعات ان کے نوک زبان تھے۔ ضلع لاڑکانہ کے ایک معروف قصبہ باڈرہ کی جامع مسجد باب رحمت میں مولانا مفتی نصیر احمد جتوئی کی نگرانی میں کورس منعقد ہوا۔

بعد نماز عصر ۲۹؍اکتوبر تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد حسین ناصر نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا بعد نماز مغرب راقم محمد اسماعیل اور خانقاہ قادریہ راشدیہ پیر شریف کے چشم و چراغ حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالمجیب مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ نعت غلام رسول نے سندھی زبان میں پیش کی۔

۳۰؍اکتوبر عصر کے بعد پہلی نشست ہوئی، تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد حسین ناصر نے تفصیلی خطاب کیا جبکہ مغرب کی نماز کے بعد غلام رسول کی نعت کے بعد وارہ کے معروف عالم دین مولانا سائیں میر حسن نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ آخری خطاب راقم کا ہوا۔

کورس کے درمیان ذوالفقار علی نامی ایک نوجوان نے قادیانیت سے تائب ہوکر نعروں کی گونج میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ نوجوان نے کہا کہ قادیانیت دجل وفریب اور کذب وافتراء کا نام ہے۔ ہمارا دادا اس دلدل میں پھنسا جو اپنی برادری کا بڑا تھا، جس کی وجہ سے خاندان کے بہت سے افراد قادیانیت کے دجل وفریب کا شکار ہوئے۔ راقم نے انہیں کہا کہ اکیلے جنت میں جانے کا مزہ نہیں اپنے ساتھ خاندان کے بہت سارے حضرات کو لے کر جانا چاہئے۔ نوجوان نے وعدہ کیا کہ ان شاء اللہ العزیز والدین اور خاندان کے دیگر افراد پر بھی محنت کروں گا۔ بعد ازاں کورس کے میزبان مولانا مفتی نصیر احمد بھٹو نے نوجوان کے والد سے ملاقات کی۔ اس نے بھی ۳۱؍اکتوبر کو کورس میں شریک ہوکر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا۔ اللہ پاک توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

موہنجوداڑو کا وزٹ: مولانا مفتی نصیر احمد اور عبدالسلام کی معیت میں مولانا محمد حسین ناصر اور راقم پر مشتمل رفقاء نے موہنجوداڑو کا دورہ کیا۔ موہنجوداڑو میں لکھے ہوئے بورڈ کے مطابق آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے یہاں ایک شہر آباد تھا۔ جہاں باقاعدہ شہری سہولتیں حاصل تھیں۔ پختہ سڑکیں، گلیاں، ڈھکی ہوئی نالیاں تھیں، کئی ایک کنوئیں تھے، دریائے سندھ قریب سے گزرتا تھا، سوئمنگ پول تھے۔ عریانی وفحاشی عام تھی۔ واللہ اعلم اس کی تباہی کا سبب کیا بنا؟ عریانی وفحاشی یا شرک، کچھ عرصہ قبل اجتماعی قبریں بھی ملیں، اب یہ ٹیلے عبرت کدہ عالم ہیں۔ دور دراز سے لوگ سیر وتفریح کے لئے آتے ہیں، سیلفیاں ہوتی ہیں، میوزیم میں اس زمانہ کے سکے، ٹوٹے پھوٹے برتن، ان کی یاد دلاتے ہیں۔ اللہ پاک اسلامیان پاکستان کو اس تفریح گاہوں سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق دیں۔ راقم ان کی یادگاریں دیکھ کر استغفار کا ورد کرتا رہا۔ ۳۱؍اکتوبر کو کورس کی اختتامی تقریب تھی، جس میں شہید اسلام مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومروؒ کے فرزند ارجمند عزیزی مولانا طارق محمود سومرو نے آنا تھا وہ سیاسی مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔ اختتامی تقریب کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔

پہلی نشست عصر سے مغرب تک جس میں راقم نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا۔ نیز حضرت مسیح علیہ السلام کی علامات بیان کیں اور علامات مسیح علیہ السلام کا مرزا قادیانی سے تقابل کیا، جس سے سامعین محظوظ ہوئے۔

دوسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں اندرون سندھ کے شعلہ بیان اور خوش الحان خطباء کے بیانات ہوئے۔ آخری نشست رات گئے جاری رہی اللہ پاک مولانا مفتی نصیر احمد بھٹو کے رفقاء کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور کورس کے مثبت اور دور رس نتائج پیدا فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

چوتھا سالانہ کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ ۱۴۳۹ھ

بعنوان: تحفظ ناموس رسالت قرآن وحدیث کی روشنی میں

۱۶؍نومبر ۲۰۱۷ء، ۲۶؍صفر المظفر ۱۴۳۹ھ، بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ٹاؤنز	مقام	مسئول تقریری مسابقہ	رابطہ نمبر
گڈاپ ٹاؤن	جامعہ صدیقیہ نور محمد گوٹھ، نزد گلشن معمار	قاری ظفر اقبال	0333-2374680
بلدیہ ٹاؤن	جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ، نزد بکرا پیڑی	مولانا عبدالعزیز ملازی	0316-2553395
لانڈھی ٹاؤن	جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ کالونی، نزد حسینی چورنگی	حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری	0315-3796371
شاہ فیصل ٹاؤن	جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی	مولانا محمد اشفاق	0300-2751607
جمشید ٹاؤن	مدرسہ فرقانیہ، جیل چورنگی	مولانا محمد بلال	0300-2444226
لیاری ٹاؤن	جامعہ عثمانیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن) بہار کالونی	مولانا نعیم اللہ	0341-2566531

۲۳؍نومبر ۲۰۱۷ء، ۳؍ربیع الاول ۱۴۳۹ھ، بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ٹاؤنز	مقام	مسئول تقریری مسابقہ	رابطہ نمبر
نارتھ کراچی ٹاؤن	جامعہ مدنیہ، سیکٹر C-5، نیو کراچی	مولانا محمد سلمان	0313-7010651
اورنگی ٹاؤن	جامع مسجد حنفیہ، سیکٹر E-11، نزد 5 نمبر چورنگی	مولانا محمد وسیم	0334-3947670
بلیر ٹاؤن	جامعہ خاتم النبیین، ماڈل کالونی	مولانا محمد الیاس	0322-3989487
کورنگی ٹاؤن	مدرسہ رحمانیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)، بلال کالونی	مولانا سلام اللہ عتیق	0313-8903266
لیاقت آباد ٹاؤن	مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ، ناظم آباد نمبر 2	مولانا خالد محمود	0301-2754090
کیماڑی ٹاؤن	جامعہ عثمانیہ، شیر شاہ	مولانا حضرت حسین	0301-2269642

۳۰؍نومبر ۲۰۱۷ء، ۱۰؍ربیع الاول ۱۴۳۹ھ، بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ٹاؤنز	مقام	مسئول تقریری مسابقہ	رابطہ نمبر
نارتھ ناظم آباد ٹاؤن	مدرسہ امام ابویوسف، جامع مسجد باب رحمت، شادمان ٹاؤن	سید عرفان علی شاہ	0333-3534697
سائٹ ٹاؤن	مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، سیکٹر 1، میٹروول	مولانا سید مشتاق احمد شاہ شیرازی	0333-2493677
بن قاسم ٹاؤن	جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن، قائد آباد	مولانا محمد جنید	0333-2578711
گلشن اقبال ٹاؤن	جامعہ دار الخیر، گلستان جوہر	مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی	0300-3721458
گلبرگ ٹاؤن	جامعہ گلشن عمر (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن) سہراب گوٹھ	مولانا محمد قاسم	0333-8088696
صدر ٹاؤن	مدرسہ معہد الارشاد الاسلامی، مہاجر کی مسجد صدر	مولانا مسعود احمد لغاری	0300-3362937

شعبہ نشر واشاعت: **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی**

0300-9899402
0332-2454681

Regd#CC-100

لا نبی بعدی

فرما گئے یہ ہادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کراچی کے زیر اہتمام

چوتھا سالانہ کل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ

دینی مدارس وجامعات کے ہونہار نوجوانوں میں بیان وتقریر کا ملکہ پیدا کرنے اور انہیں تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن سے منسلک کرنے کے لئے حسب سابق امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی زیر سرپرستی اور مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کی زیر نگرانی ''تقریری مسابقہ'' منعقد کیا جارہا ہے، جس کے تین مراحل ہیں۔

★...... پہلا مرحلہ بعنوان: ''تحفظ ناموس رسالت... قرآن وحدیث کی روشنی میں''

اس مرحلہ میں ۱۶، ۲۳ اور ۳۰ رنومبر ۲۰۱۷ء کو کراچی بھر کے ۱۸ ٹاؤنز میں سے ہر ٹاؤن میں تقریری مسابقے ہوں گے۔ پوزیشن ہولڈرز دوسرے مرحلہ میں حصہ لینے کے مجاز ہوں گے۔

★...... دوسرا مرحلہ بعنوان: ''گستاخِ رسول کی شرعی وآئینی حیثیت''

۲۱ اور ۲۸ ردسمبر ۲۰۱۷ء کو کراچی کے ۶ اضلاع میں مسابقے ہوں گے۔ ہر ضلع کے اول، دوم اور سوم آنے والے طلبا انعامات کے علاوہ مرکزی مسابقہ میں حصہ لینے کے مستحق ہوں گے۔

★...... مرکزی مسابقہ بعنوان: ''اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں''

ضلعی مسابقہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے ۱۸ خوش نصیب طلبا کے درمیان ۸ رفروری ۲۰۱۸ء کو حتمی مسابقہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

مزید تفصیلات کے لئے اندرونی صفحہ میں اشتہار ملاحظہ فرمائیں

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

0300-9899402
0332-2454681